رہنمائے تبلیغی سفر

اور

چھ نمبر

عمیر پبلشرز
میاں مارکیٹ
اردو بازار لاہور

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

رہنمائے تبلیغی سفر مفصل

اور

چھ نمبر

عمیر پبلشرز

میاں مارکیٹ

اردو بازار ○ لاہور

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	اللہ کا شکر عظیم	6
-2	اللہ کی ذات کا یقین	6
-3	اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین	7
-4	اللہ کی قدرت	8
-5	اللہ کے فرشتے	8
-6	آسمانوں کا نظام	9
-7	اللہ کی بڑائی	10
-8	انسان کا مقصد	11
-9	گذشتہ قوموں کا ذکر	12
-10	حضور اکرمﷺ کی عظمت	15
-11	کامیابی نبی کی اتباع میں ہے	18
-12	پانچ اندھیرے پانچ چراغ	19
-13	چار خیر کی چیزیں	20
-14	پانچ قیمتی چیزیں	20
-15	چار آنکھوں پر جہنم حرام ہے	21
-16	اللہ کے کرم کے واقعات	22
-17	دنیا امتحان گاہ ہے	25
-18	قبر کے سوال	26

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

پریس : اے۔این۔اے

قیمت : 25 روپے

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
19-	انسان مسافر ہے	27
20-	دنیا عارضی ہے	29
21-	اللہ کے ذکر کے فضائل	30
22-	جنت کی نعمتیں	32
23-	جہنم اور اس کی سزائیں	40
24-	چند دعائیں	44
25-	نبی اکرمؐ کے فضائل	45
26-	مسلمان خواتین کی ذمہ داری	50
27-	تبلیغ کیا ہے	53
28-	کلمہ کے فرائض	55
29-	آپس کے جوڑ کا مذاکرہ	66
30-	نقد جماعت نکالنے کا نسخہ	71
31-	چھ نمبر	74
32-	کلمہ	76
33-	کلمہ کے فضائل	83
34-	نماز (دوسرا نمبر)	88
35-	فضائل نماز	89
36-	علم وذکر (تیسرا نمبر)	93

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
37-	فضائل علم	94
38-	اکرام مسلم (چوتھا نمبر)	105
39-	اکرام مسلم کے فضائل	107
40-	تصحیح نیت (پانچواں نمبر)	113
41-	تصحیح نیت کے فضائل	114
42-	دعوت وتبلیغ (چھٹا نمبر)	119
43-	دعوت وتبلیغ کے فضائل	121

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اللہ رب العزت کا شکر عظیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا مسلمان ہونے کا شرف بخشا اور ہمیں حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے پیدا کیا۔ حضرت محمد ﷺ افضل ترین نبی ہیں اور یہ امت بھی افضل ترین امت ہے فرمایا کہ تمام انبیاء پر جنت حرام ہے جب تک ہمارے نبی ﷺ اس میں داخل نہ ہوں اور یہ تمام امتوں پر حرام ہے جب تک یہ امت اس میں داخل نہ ہو۔

اللہ رب العزت کی ذات کا یقین

ہمیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا۔ ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام قدرتوں اور صفات کے ساتھ ماننا کلمہ لا الہ الا اللہ ایمان کا کلمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔ (اللہ اکبر) اور اس کا ذکر بھی بہت بڑا ہے (وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَر) اس نے تمام زمینوں تمام آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے۔ پیدا کیا ہے اس نے چھوٹی سے چھوٹی چیز جیسے ذرہ اور بڑی سے بڑی چیز جیسے پہاڑ پیدا کیے ہیں اس کا تمام چیزوں پر پورا کنٹرول ہے۔ اگر ایک کالی چیونٹی

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کالے پتھر کے نیچے کالی رات میں ہو تو اللہ کی ذات اسے جانتی ہے، دیکھتی ہے اور رزق دیتی ہے۔ ہر چیز اس کے حکم سے کام سرانجام دے رہی ہے، یہاں تک کہ ایک پتہ بھی اس کی مرضی کے بغیر درخت سے زمین پر نہیں گرتا روئے زمین پر کل کتنے درخت ہیں ان پر کتنے پتے ہیں، سمندروں میں کتنا پانی ہے کتنے قطرے ہیں، خشکی میں کتنی ریت، اس کے کتنے ذرے، کتنے پہاڑ ان میں کتنے پتھر ہیں ان سب کا اللہ کو علم ہے۔

اللہ رب العزت سے سب کچھ ہونے کا یقین

۱۔ آگ میں جلانے کی صفت اللہ نے رکھی ہے جب اللہ چاہتے ہیں جلاتی ہے جب نہیں چاہتے نہیں جلاتی، جیسے حضرت ابراہیم کو نہیں جلایا بلکہ حضرت ابراہیم فرمایا کرتے کہ وہ ۴۰ دن جو آگ میں گزرے بہترین دن تھے۔

۲۔ چھری کاٹتی ہے یہ صفت اللہ نے رکھی ہے۔ جب نہ چاہیں تو نہیں کاٹتی جیسے حضرت ابراہیمؑ نے پوری طاقت سے حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم سے ذبح کرنا چاہا لیکن چھری نے ایک بال بھی نہیں کاٹا۔

۳۔ پانی میں ڈبونے کی طاقت اللہ نے رکھی ہے اگر اللہ سبحانہ

تعالیٰ ڈبونے کی صفت سلب کرلیں تو پانی ڈبو نہیں سکتا۔ یہ بات اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور فرعون بادشاہ کے دور میں دیکھائی۔ حضرت موسیٰؑ کا لشکر پانی کے بنائے ہوئے راستوں میں سے پار ہوا اور فرعون کے لشکر کو پانی نے ڈبو دیا۔

اللہ کی قدرت اور قبضہ

ساری طاقتیں قدرتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہ تمام جہانوں کا مالک خالق اور رب ہے۔ رَبُّ النَّاس اور رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ہے۔ اس نے زمین کو پانی پر بچھایا زمین سے مختلف چیزوں کو اگایا۔ ان میں رنگ اور ذائقے بھرے ایک ننھے سے بیج سے کتنے بڑے درخت بناتا ہے۔

اللہ کے فرشتے

کاموں کو انجام دینے کے لئے اللہ نے ملائکہ کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے ان گنت فرشتے اللہ نے بنائے بعض فرشتے بہت بڑے ہیں۔

حضرت جبرائیلؑ اتنے بڑے فرشتے ہیں کہ ان کا سر عرش

معلی سے ٹکرائے اور پاؤں تحت الثریٰ میں لگے اس کے ۶۰۰ بازو ہیں اگر دو بازو کھول دیں تو مشرق و مغرب ڈھک جائے۔

حضرت عزرائیلؑ اتنے بڑے کہ تمام جانداروں کی روحیں ان کے ہاتھ میں ایسے جیسے سامنے پلیٹ میں پڑے دانے۔

حضرت میکائیلؑ اتنے بڑے کہ اگر تمام سمندروں کا پانی ان کے سر پر ڈال دیا جائے تو ایک قطرہ نیچے نہ گرے۔

حضرت اسرافیلؑ اتنے بڑے صور کہ منہ میں لئے ہوئے ہیں جس میں تمام زمین و آسمان آجائے۔ جتنے جاندار اتنے اس صور میں سوراخ قیامت کو اس میں پھونک ماریں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر روئی کی طرح سے اڑیں گے۔ گویا ہر چیز نیست و نابود ہو جائے گی۔

آسمانوں کا نظام

اللہ جل شانہٗ نے سات آسمان بنائے جو بہت بڑے اور مضبوط ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ستون کے کھڑا کیا اور ان میں کوئی نقص نہیں آیا۔

پہلا آسمان اتنا بڑا کہ اس کے مقابلے میں ساتوں زمینیں ایسے ہیں جیسے بہت بڑے گراؤنڈ میں گیند پڑی ہو۔ دوسرا آسمان

اتنا بڑا ہے کہ اس کے مقابلے میں پہلا آسمان ایسے جیسے گراؤنڈ میں گیند ہو۔

تیسرا آسمان اتنا بڑا کہ دوسرا آسمان اس کے مقابلے میں ایسے جیسے گراؤنڈ میں گیند ہو۔ اور اسی طرح سے ساتوں آسمان کی بڑائی اوپر والے کے مقابلے میں گیند کی سی حیثیت تمام ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے مقابلے گیند کی مانند ہیں۔ عرش اللہ کی ”کرسی“ کے مقابلے میں گیند کی مثال ہے۔ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

اللہ کی بڑائی

جب اللہ کے نظام اتنے بڑے ہیں تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کتنے بڑے ہوں گے۔ ”اللہ اکبر“ وہ کبھی نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ اس کی کوئی رشتہ داری ہے۔ وہ بے نیاز ذات ہے (سورۃ اخلاص)

اللہ کی نعمتیں

اس نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا اس کی نعمتیں بے شمار ہیں گنتی سے باہر ہیں۔ اس نے انسان کو خوبصورت بنایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ عقل اور دماغ دیا کوئی کمپیوٹر

دماغ کی طرح نہیں ہے۔ یہ زبان کی ترجمانی کرتا ہے اردو' انگریزی' عربی' پشتو' سندھی' بلوچی جو زبان چاہے محفوظ کرتا ہے اور بولتا ہے۔ ہمارا دل ہر وقت خون پمپ کر رہا ہے روزانہ ایک لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے روزانہ ۷۰۰۰ لٹر خون پمپ کرتا ہے۔

پھیپھڑے روزانہ بیس ہزار دفعہ سانس لیتے ہیں اور ۷۰۰۰ لٹر آکسیجن اندر لے جاتے ہیں اور ۷۰۰۰ لٹر کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر پھینکتے ہیں۔ اللہ پاک نے جسم میں جوڑ لگائے اگر ایک جوڑ کہنی کا نہ ہو تو کام کرنا کھانا پینا' کپڑے دھونا' مشکل ہو جائے۔ یہ تمام چیز انسان کے لئے بنائیں مختلف پھل' سبزیاں' گوشت' انڈے ہمارے لئے چاند' سورج' ستارے زمین' آسمان' دریا' پہاڑ' سمندر' ہوا' پانی' آگ' پرندے' جانور تمام انسان کے لئے پیدا کئے۔ فرمایا اگر نعمتوں کا شکر کرو گے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بڑھائیں گے۔

انسان کا مقصد

کائنات کی تمام مخلوق انسان کی خدمت کے لئے بنائی اور اس کو اپنی عبادت کے لئے بنایا۔ قرآن میں فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ میں نے انس و جن کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

انبیاء کی بعثت کا مقصد

صحیح عبادت کرنے اور زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لئے اللہ رب العزت نے انبیاءؑ کو بھیجا۔ ۲۶ مشہور انبیاء کے نام قرآن میں ذکر کیے گئے ہیں۔ تمام نبیوں نے آواز لگائی کہ۔

یَااَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ تُفْلِحُوْ۔

اے لوگو! کلمہ پڑھ لو کامیاب ہو جاؤ گے۔

گذشتہ قوموں کا ذکر

حضرت نوحؑ کو قوم نوح کی طرف بھیجا۔ ۹۵۰ سال تبلیغ کی صرف ۸۰۔ ۸۲ لوگ ایمان لائے۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْن اَنْ لاَّ تَعْبُدُو اِلاَّ اللّٰہ۔

دن رات پکارا نہ مانے فرمایا کہ توبہ کر لو اللہ چار انعام دیں گے۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْ رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارٌ وَیمدد کم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارًا۔

(۱) تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ (۲) رحمت کی بارش برسائے گا۔ (۳) مال اور اولاد سے مدد کرے گا (۴) باغ لگائے گا نہریں بہائے گا۔ قوم نہ مانی آخر دعا کی۔

اے رب! زمین پر ایک زندہ کافر نہ چھوڑ دعا قبول ہوئی اور کشتی بنائی گئی اور ایک ایک جوڑا سوار کیا باقی سب ہلاک ہوئے اپنا بیٹا بھی تباہ ہوا۔ حضرت ہودؑ کو قوم عاد کی طرف بھیجا۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہ مَالَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ۔

یہ بہت مضبوط قوم تھی۔ لمبے تڑنگے ۴۰ ہاتھ لمبے ۱۰ ہاتھ چوڑے جسم والے درختوں کو ہاتھ سے پکڑ کر زمین سے نکال دیں حضرت ہودؑ نے بہت سمجھایا کہ اصل طاقتور اللہ ہے۔ اللہ کی مانو نہ مانے آخر عذاب آیا کالے بادل آئے اور آگ برسی طوفان آیا اور ہوا نے ان کو پٹخ پٹخ کر مارا۔

حضرت صالحؑ کو قوم ثمود کی طرف بھیجا۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعبدُوا اللّٰہ مَالَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ۔

قوم کو بلایا لیکن نہ مانی۔ ایک معجزہ مانگا۔ پہاڑ سے گابھن اونٹنی نکلے اور بچہ دے اللہ نے یہ بھی پورا کیا اور فرمایا یہ ناقۃ اللہ ہے اس کو تنگ نہ کرنا ورنہ اللہ کا عذاب آئے گا۔ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بطغوھآ اِذِانْبَعَثَ اَشْقٰھَا۔۔۔۔ فَکَذَّبُوْہُ فعقروھا۔ (الشمس)

اونٹنی ان کا سارا پانی پی جاتی سارے غلے کھا جاتی۔ آخر

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ایک سرکش اونٹ تھا لوگوں نے کہا آپ ﷺ ادھر نہ جائیں۔ اونٹ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائے گا آپ نے اونٹ کو اشارہ کیا وہ جھکتا ہوا آیا' آپ ﷺ نے اس کی نکیل ڈالی اور اس کے مالک کو پکڑا دیا کہ یہ لو اب یہ سرکشی نہیں کرے گا۔

۴۔ ایک دفعہ آپ ﷺ باہر رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ کوئی پردہ نہیں تھا آپ ﷺ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ جاؤ ان جھاڑیوں سے کہو کہ پردہ کریں۔ نبی ﷺ نے فراغت کرنی ہے۔ انہوں نے جا کر جھاڑیوں کو کہا۔ جھاڑیاں زمین چیرتی ہوئی آئیں اور پردہ کر دیا تب آپ ﷺ نے رفع حاجت کی۔

۵۔ شروع میں نبی اکرم ﷺ ایک کھجور کے تنے کا سہارا لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ جب منبر بن گیا تو آپ ﷺ منبر پر بیٹھے۔ وہ خشک تنا زار و قطار رونے لگا' ہچکیاں لینے لگا۔ صحابہؓ نے آواز سنی نبیؐ نیچے اترے اور اسے تسلی دی اور وہ خاموش ہو گیا۔

۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ سفر پر تھا۔ جہاں سے ہم گزرتے درختوں اور

پتھروں سے آواز آتی۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ السَّلَام عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

۷۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سفر پر تھے ایک دیہات میں سے گزرے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہاں ایک لڑکی ہے اس کو جن کا سایہ ہے پاگل بنی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ وہ آئی تو آپ ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو جن! میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔ تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ اس حکم پر وہ جن چلا گیا اور لڑکی اسی وقت ٹھیک ہو گئی۔ اور ایک طرف ہو کر پردہ کر لیا۔

۸۔ ایک دفعہ کافروں نے حضور ﷺ سے کہا کہ چاند کے دو ٹکڑے کریں رسول اللہ ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اس کے دو ٹکڑے ہو گئے لوگوں نے صاف اس کو دیکھا۔

۹۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تھے صحابہؓ ساتھ تھے پانی ختم ہو گیا۔ تمام صحابہؓ پیاسے ہو گئے۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ہو گیا۔ صحابہؓ نے سیر ہو کر پیا اور برتن بھر لئے۔

۱۰۔ جنگ خندق کے دوران تمام صحابہؓ بھوکے تھے پیٹوں پر پتھر باندھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے دو پتھر باندھے ہوئے تھے حضرت جابرؓ نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور رسول اللہ سے جاکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تھوڑا سا کھانا بنایا ہے۔ آپ چند ساتھیوں کے ساتھ آکر نوش فرمالیں۔ آپ ﷺ نے تمام صحابہؓ سے کہہ دیا کہ چلو حضرت جابرؓ نے آپ ﷺ کی دعوت کی ہے۔ حضرت جابرؓ بہت پریشان ہوئے کیونکہ کھانا تھوڑا تھا اور صحابہ کی تعداد اس وقت تقریباً ایک ہزار تھی۔ حضور ﷺ نے کھانا ڈھکوا دیا اور اللہ کے نام سے خود تقسیم کرنا شروع کیا۔ تمام صحابہ نے سیر ہو کر کھالیا۔ کھانا ابھی باقی تھا۔

کامیابی نبی ﷺ کی اتباع میں ہے

ایک دفعہ نبی کریمؐ صحابہؓ کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔ (۱) خوشبو (۲) عورتیں (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا مجھے بھی تین چیزیں

محبوب ہیں۔ (۱) آپؐ کے چہرہ کا دیکھنا (۲) آپؐ پر مال خرچ کرنا (۳) اور یہ کہ میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔
(۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر (۳) پرانا کپڑا۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔
(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا
(۳) قرآن کی تلاوت۔

حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔
(۱) مہمان کی خدمت (۲) گرمی کا روزہ (۳) دشمن پر تلوار

حضرت جبرائیلؑ آئے اور فرمایا اگر میں دنیا والوں میں ہوتا تو تین چیزیں پسند کرتا۔ (۱) غریب عبادت گزاروں سے محبت کرنا۔ (۲) مفلس عیالداروں کی مدد کرنا۔ (۳) بھولے ہوؤں کو راستہ دکھانا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی تین چیزیں محبوب ہیں۔
(۱) طاقت کا خرچ کرنا جان و مال سے (۲) فاقہ پر صبر کرنا (۳) گناہوں پر ندامت کے ساتھ رونا۔

پانچ اندھیرے پانچ چراغ

یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزاء ہے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

حضرت ابو بکر صدیق ؓ فرماتے ہیں (مبہمات) کہ پانچ اندھیرے ہیں اور پانچ ہی ان کے چراغ ہیں۔

۱۔ دنیا کی محبت اندھیرا ہے تقویٰ اس کا چراغ ہے۔

۲۔ گناہ اندھیرا ہے توبہ استغفار اس کا چراغ ہے۔

۳۔ قبر اندھیرا ہے کلمہ لا الہ الا اللہ اس کا چراغ ہے۔

۴۔ پل صراط اندھیرا ہے یقین اس کا چراغ ہے۔

۵۔ آخرت اندھیرا ہے نیک اعمال اس کا چراغ ہے۔

چار خیر کی چیزیں

جس انسان کو چار چیزیں مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

۱۔ زبان جو اللہ کا ذکر کرنے والی ہو۔

۲۔ دل جو اللہ کا شکر کرنے والا ہو۔

۳۔ جسم و دین کے لئے مشقت برداشت کرنے والا ہو۔

۴۔ نیک ساتھی یعنی نیک بیوی۔

پانچ قیمتی چیزیں

سیانوں و دانا لوگوں نے کہا کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھ۔

۱۔ زندگی کو موت سے پہلے

۲۔ صحت کو بیماری سے پہلے

۳۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

۴۔ خوشحالی کو تونگری سے پہلے

۵۔ فرصت کو مصروفیت سے پہلے۔

دنیا کی زندگی بہت قیمتی ہے

یہاں ہم جتنا چاہیں نیک اعمال کر سکتے ہیں۔ ہم یہاں توبہ استغفار کر سکتے ہیں کل قیامت کو اس کا سوال ہو گا کہ جسم کیسے استعمال کیا۔ آنکھ سے کیا دیکھا۔ کانوں سے کیا سنا۔ زبان سے کیا بولا۔ توبہ کرنے کا قرآن میں حکم موجود ہے۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ تُوْبُوْ اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا

فرمایا چار آنکھوں پر جہنم حرام ہے

۱۔ وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو۔

۲۔ وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں ضائع ہو گئی ہو۔

۳۔ وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئی ہو۔

۴۔ وہ آنکھ جو غیر کے دیکھنے سے رک گئی ہو۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

دو محبوب قطرے دو محبوب گھونٹ اور دو محبوب قدم اللہ کو بہت پسند ہیں

دو قطرے: ایک خون کا جہاد میں جسم سے گرے دوسرا آنسو کا قطرہ جو خوف خدا سے آنکھ سے گرے۔

دو گھونٹ: ایک غصہ کا گھونٹ دوسرا غم کا گھونٹ جو صبر سے نگل لئے جائیں۔

دو قدم: ایک نماز کے لئے اٹھنے والا قدم دوسرا صلہ رحمی کے لئے اٹھنے والا قدم۔

اللہ کے کرم کے واقعات

اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہیں بعض اوقات وہ معمولی عمل پر بخش دیتے ہیں۔

(۱) ایک دفعہ بہت گناہ گار فاحشہ عورت سفر پر جا رہی تھی۔ راستے میں ایک کنویں کے قریب پیاسے کتے کو دیکھا اپنے دوپٹے کے ساتھ جوتا باندھ کر پانی نکالا اور اسے پلایا اللہ نے اس عمل پر اس کی بخشش کر دی۔

(۲) ایک دفعہ بلخ کا ظالم بادشاہ سفر پر جا رہا تھا اس نے ایک خارشی بیمار کتے کو دیکھا جو سردی سے کانپ رہا تھا ترس آگیا

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

نوکروں کو حکم دیا کہ اس کو اٹھا کر لے چلو گھر میں جا کر اس کا علاج کیا گرمی پہنچائی خواب میں اس نے دیکھا کہ اللہ میاں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو کتا تھا یعنی کتوں والے عمل کرتا تھا ہم نے ایک کتا تجھے دیا جس پر ہم نے تیری بخشش کر دی۔

(۳) ایک بہت گناہ گار آدمی تھا مرتے وقت اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ میرے جسم کو جلا کر راکھ بنا کر پانی میں، ہواؤں اور جنگل میں اڑا دینا۔ بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ قادر ہے۔ اس نے ذروں کو جمع کر کے زندہ کیا اور اپنے سامنے کھڑا کیا۔ پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے جواب دیا۔ اے اللہ آپ کے ڈر سے۔ اللہ نے فرمایا جا میں نے بخش دیا۔

(۴) قیامت کے دن اللہ پاک دو شخصوں کو حکم دیں گے جاؤ جہنم میں ایک دوڑ لگا دے گا دوسرا پیچھے مڑ مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ پاک دونوں کو واپس بلائیں گے اور پوچھیں گے تم کیوں دوڑے۔ اس نے کہا اے اللہ دنیا میں تیری نافرمانی کی خیال کیا کہ آج تو جلدی سے حکم پورا کر دوں۔ دوسرا کہے گا اے اللہ! میں نے دنیا میں آپ کی رحمت کے متعلق سنا تھا تو میں آپ کی رحمت کی طرف دیکھ رہا تھا اللہ فرمائیں گے جاؤ دونوں جنت میں۔

(۵) قیامت کے دن ایک شخص کی ایک نیکی کم ہو جائے

گی اللہ فرمائیں گے جاؤ نیکی لاؤ ورنہ جہنم میں جاؤ۔ وہ میدان حشر پھرے گا۔ تمام رشتہ داروں کو اپنی محبت جتلائے گا۔ کوئی ایک نیکی نہ دے گا سب کہیں گے ہمیں اپنی فکر ہے آخر ایک شخص ملے گا۔ اس کے پاس صرف ایک نیکی ہو گی۔ وہ کہے گا آپ کی ایک کم ہے میرے پاس ہے ہی ایک جاؤ لے جاؤ تاکہ آپ کا کام ہو جائے۔ اللہ پاک نیکی دینے والے کو بلائیں گے۔ تو مجھ سے بھی زیادہ سخی بنتا ہے۔ جاؤ دونوں جنت میں۔

(۶) ایک ظالم آدمی نے ۹۹ قتل کیے ایک عالم (پادری) کے پاس گیا اور پوچھا کیا میری بخشش ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا نہیں ظالم نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ ۱۰۰ قتل پورے کر دیئے پھر ایک دوسرے عالم کے پاس گیا۔ اس نے کہا ہاں تیری بخشش ہو سکتی ہے۔ اللہ بہت رحیم ہے۔ جاؤ فلاں بستی میں نیک لوگ رہتے ہیں۔ وہاں چلے جاؤ راستے میں مر گیا جنت اور جہنم دونوں کے فرشتے لینے آئے۔ فاصلہ ناپا بستی کی طرف فاصلہ کم نکلا اور جنت کے فرشتے اسے لے گئے۔

(۷) قیامت کے روز ایک شخص ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ کسی گناہ کا انکار نہیں کر سکے گا۔ اللہ کہیں گے تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ جا اس

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کو تلوالے کاغذ کا ٹکڑا جس پر کلمہ لکھا ہو گا وہ وزنی نکلے گا۔

(۸) اللہ پاک کا موسیٰؑ کو فرمانا کہ اگر فرعون مجھ سے معافی مانگتا تو ضرور معاف کر دیتا۔

(۹) ایک بدو کا اللہ کی تعریف کرنا کہ میں تیری کنگھی کرتا۔ تیری خدمت کرتا وغیرہ موسیٰؑ ناراض ہو گئے اللہ پاک نے فرمایا تو نے ہمارے بندے کو خاموش کر دیا۔ وہ جیسے کیسے تھا میری یاد کر رہا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے واپس آکر اس کو راضی کیا وہ پھر اللہ کو یاد کرنے لگا۔

دنیا امتحان گاہ ہے

یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے جیسے طالب علم کمرہ امتحان میں ہوتے ہیں وہ پرچے حل کرتے جب وقت پورا ہو جاتا ہے۔ تو ان سے پرچے لے لئے جاتے ہیں ایسے ہی ہم اس دنیا میں امتحان میں ہیں۔ جو کچھ ہم نے کیا بولا سوچا فرشتے "کراما کاتبین" یہ سب لکھتے ہیں۔ قیامت کے دن یہ اعمال کی کتاب ہمیں دی جائے گی اور کہا جائے گا پڑھو اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (بنی اسرائیل ۱۷/۱۴) وہ کہے گا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (الکھف [illegible]) ہم اپنے اعمال کے بقدر پاس یا فیل ہوں گے۔ جیسے دنیا میں امتحان کے بعد

(VIVA) ہوتا ہے۔ ایسے ہی قبر میں اور قیامت کے دن (VIVA) ہوگا۔ تین (۳) سوال قبر میں اور پانچ (۵) سوال حشر میں ہوں گے اور انسان اس وقت تک ہل نہیں سکے گا جب تک ان سوالوں کا جواب نہ دے لے۔

قبر کے تین سوال

(۱) تمہارا رب کون ہے؟ (۲) تمہارا دین کیا ہے؟
(۳) حضور ﷺ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟

قیامت کے پانچ سوال

(۱) زندگی کیسے گزری (۲) جوانی کیسے گزاری (۳) مال کیسے کمایا (۴) کیسے خرچ کیا (۵) اپنے علم پر کیا عمل کیا۔

چار شخصوں کا عذر اور ان کا جواب

قیامت کے دن کچھ لوگ عذر پیش کریں گے۔ امیری، غریبی، بیماری اور غلامی کا عذر کریں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بلائیں گے۔ اور ان کے عذروں کا جواب دیں گے۔

۱۔ امیر لوگ کہیں گے ہماری دولت نے ہمیں مصروف رکھا لہٰذا عبادت نہ کر سکے۔ اللہ پاک حضرت سلیمانؑ کو بلائیں گے اور فرمائیں گے ان کے پاس حکومت تھی اور تمہارے سے

زیادہ مال تھا۔ انہوں نے میری عبادت نہیں چھوڑی۔

۲۔ بیمار لوگ کہیں گے ہم بیمار تھے۔ اللہ پاک حضرت ایوبؑ کو بلائیں گے اور فرمائیں گے کہ یہ تم سے کہیں زیادہ بیمار تھے۔ لیکن انہوں نے عبادت نہیں چھوڑی۔

۳۔ غلام کہیں گے ہم تو آزاد نہ تھے اس لئے آپ کا حکم کیسے پورا کرتے۔ اللہ رب العزت حضرت یوسفؑ کو بلائیں گے اور فرمائیں گے۔ یہ بھی غلام تھے اور مجبور کیے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے میرے حکم کو نہیں توڑا۔

۴۔ غریب لوگ کہیں گے ہم غریب تھے غربت کی وجہ سے اپ کا ذکر و عبادت نہیں کر سکے اللہ پاک حضرت عیسیٰؑ کو بلائیں گے اور ان کے اس عذر کا جواب دیں گے۔ کہ یہ تم سے بھی زیادہ غریب تھے۔

یہاں تک کہ ان کے پاس گھر بھی نہیں تھا انہوں نے میری اطاعت نہیں چھوڑی۔ اس طرح چاروں قسم کے لوگ ناکام اور لاجواب ہو جائیں گے اور ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

انسان مسافر ہے

اس دنیا میں ہم مسافروں کی طرح سے ہیں پہلے ہماری

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

روحیں عالم ارواح میں تھیں پھر ماں کے پیٹ میں اور پھر اس دنیا میں آئے یہاں سے قبر میں چلے جائیں گے۔ پھر حشر میں اور بالآخر جنت میں یا جہنم میں قیام ہوگا۔

حضرت آدمؑ کی نصیحتیں

حضرت آدمؑ نے اپنے بیٹے حضرت شیثؑ کو پانچ نصیحتیں کیں اور کہا کہ اپنی نسلوں کو بھی یہ باتیں پہنچادیں۔

۱۔ اس دنیا پر کبھی مطمئن نہ ہونا۔

۲۔ اپنی بیویوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر عمل کر لیا تھا یعنی اس کے کہنے پر وہ پھل کھالیا تھا اس پر مجھے ساری مصیبت اٹھانا پڑی۔

۳۔ کوئی عمل کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرو اگر میں نے پھل کھانے سے پہلے اس کا انجام سوچ لیا ہوتا تو یہ مصیبت نہ آتی۔

۴۔ ایسی چیز یا کام نہ کرو جس کے بارے میں دل میں کھٹکا ہو۔ درخت کا پھل کھانے کے وقت میرا دل بھی مضطرب تھا لیکن میں نے خیال نہ کیا پھر افسوس کرنا پڑا۔

۵۔ اہم امور میں مشورہ کر لیا کرو اگر میں بھی فرشتوں سے پہلے مشورہ کر لیتا تو یہ انجام نہ دیکھنا پڑتا۔

دنیا عارضی ہے

یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ یہ اعمال کرنے کی جگہ ہے۔ یہاں ہماری کوشش زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی ہونی چاہئے ہمیں اللہ کے احکامات پورا کرنے کی فکر ہونی چاہئے۔ سب سے ضروری ایمان ہے پھر نماز ہے جو کہ دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک کا قرآن میں ذکر ہے کہ قُوا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیکُمْ نَاراً قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِی صَلاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ (۱۸۔۱)

قیمتی پانچ چیزیں

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزوں کو تلاش کیا اور ان کو پانچ جگہ پایا۔

(۱) رزق کی برکت چاشت کی نماز میں ملی۔

(۲) قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی۔

(۳) منکر نکیر کے سوالوں کا جواب قرأت میں پایا۔

(۴) پل صراط سے پار ہونا روزہ اور صدقہ میں پایا۔

(۵) عرش کا سایہ خلوت میں پایا۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اللہ کے ذکر کے فضائل

اللہ پاک اس آدمی سے محبت کرتے ہیں جو دین کا علم حاصل کرنے اور ذکر کرے حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ جب بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں جب وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں۔ جو آدمی بستر پر سوتے سوتے ذکر کرتا ہے تو ذاکرین میں شمار ہوتا ہے جب تک جاگ نہ جائے۔

ایک صحابیؓ کے قول کے مطابق جب اللہ الصمد کہتا ہے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اللہ اکبر کا ثواب زمین و آسمان کے خلا کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث کا مفہوم ہے کہ جب تک بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ انا مع عبدی ما ذکر فی حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ ذکر کے علاوہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو اللہ کے عذاب سے زیادہ سے زیادہ بچائے کسی نے پوچھا جہاد سے بھی زیادہ فرمایا ہاں کیونکہ قرآن میں ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ ہمیں اللہ پاک کا زیادہ سے زیادہ

ذکر کرنا چاہئے۔ قرآن پاک میں ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

اے مومنو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام تسبیح کرو۔

وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایسے چمکتے ہیں جیسے ستارے اور جن میں ذکر نہ ہو وہ اندھیرے ہوتے ہیں۔

قرآن کی تلاوت بہت بڑا ذکر ہے۔ فرمایا تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے اور اس کے پڑھنے کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ جیسے ہر چیز کا دل ہوتا ہے۔ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اس کا ثواب دس قرآن کے برابر ہے۔ جو کوئی سورہ واقعہ پڑھتا ہے۔ اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ سورۃ ملک اپنے پڑھنے والے کو بچائے گی اور عذاب قبر سے نجات دلائے گی۔ سورۃ اخلاص کی تلاوت تین (۳) دفعہ کرنے کا ثواب پورے ایک قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے۔ جو کوئی اس کو ایک دفعہ پڑھتا ہے۔ جنت میں ایک محل بنتا ہے جو دو دفعہ پڑھتا ہے دو محل جنت میں ملتے ہیں اور جنتی جنت کے دروازے کو ۴۰ سال تک دیکھتا رہے گا۔ ایسے ہی نیک اعمال کا اجر جنت ہے۔

www.islamicbookcompany.wordpress.com

جنت کی نعمتیں

ادنیٰ جنت اس دنیا سے ۱۰ گنا بڑی ہوگی۔ جب مومن اس میں داخل ہوگا تو مندرجہ ذیل اعلان ہوگا۔

۱۔ تم ہمیشہ تندرست رہوگے بیماری نہیں آئے گی۔

۲۔ تم ہمیشہ زندہ رہوگے موت نہیں آئے گی۔

۳۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہوگے جو ختم نہیں ہوں گی۔

عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہے اس کا سیمنٹ خوشبو اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہیں۔

جنت کے آٹھ دروازے اور درجے ہیں۔

(۱) جنت الماویٰ (۲) دارالقرار (۳) دارالسلام (۴) دارالخلد (۵) جنت النعیم (۶) جنت الفردوس (۷) جنت عدن (۸) جنت الکثیف (جنت مقعد) جنت الماویٰ سب سے نیچے جنت عدن درمیان میں اور جنت الفردوس سب سے اوپر ہے۔

فرشتوں اور نبیوں کا دفتر علیین ہوگا۔

یاقوت کا ستون

جو لوگ صرف اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں ان کو یاقوت کا

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ستون ملے گا جس میں ستر ہزار کمرے ہوں گے وہ جگ والوں کے لئے ایسے چمکیں گے جیسے دنیا والوں کے لئے سورج چمکتا ہے جنت میں ایسے کمرے ہوں گے کہ ہر کمرے میں ۷۰ ہزار دستر خوان ہوں گے ہر دستر خوان پر ۷۰ ہزار خوبصورت نوجوان پھر رہے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ویطوف علیھم غلمانٌ لھم کانّھم لؤلؤ مکنون (طور) لؤلؤ منشوراً (دہر)

جنت کا کھانا

جنتی کھانوں اور پھلوں کو لگاتار ۴۰ سال تک کھاتا رہے گا ہر لقمہ کا علیحدہ ذائقہ ہوگا ڈکار آئے گا کھانا ہضم ہو جائے گی خوشبودار پسینہ آئے گا۔ وہاں نہ رفع حاجت کا نہ پیشاب کا تقاضا ہوگا۔ لا یبولون ولا یتغوطون۔

جنت کے باغات

جنت میں باغات ہوں گے ہر باغ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگا۔ ان کے سائے گھرے ہوں گے۔ ان پر کانٹے نہیں ہوں گے۔ ان کے پتوں کا سائز ہاتھی کے کانوں کے برابر ہوگا۔ ان کے پھل تہ بہ تہ لگے ہوں گے ایک کھجور کا گچھا ۱۲ ہاتھ کے برابر ہوگا۔

ایک کھجور کے دانے کا سائز بڑے ڈول جتنا ہوگا۔ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گی۔ اندر بیج اور گٹھلی نہیں ہوگی۔ پودے کے تنے سونے کے ہوں گے۔ انگوروں کے گچھے بہت بڑے ہوں گے ایک انگور کا سائز ایک بڑے ڈول جتنا ہوگا کسی صحابیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ایک گچھا یا ایک دانہ میرے اور میری فیملی (کنبہ) کے لئے کافی ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تیرے اور تیرے پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگا۔

باغوں کی شاخیں لمبی ہوں گی کھڑے ہونے پر اوپر ہو جائیں گی بیٹھنے اور لیٹنے پر اور نیچے ہو جائیں گی۔ پھل کثرت سے ہوں گے کبھی ختم نہ ہوں گے کھانے پینے کی کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی۔ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ

(سورہ واقعہ)

جنت کے پھل

پھل ایسے ہوں گے کہ ان کے اندر سے ریشم کے لباس اور حوریں نکلیں گی۔ جنت کی گھاس سونے چاندی اور موتیوں کی ہوگی۔ جنتی بہت خوبصورت ہوں گے۔ ان کے داڑھی نہ ہوگی۔ یعنی اجرد وامرد ہوں گے۔ آنکھیں سرمئی ہوں گی۔

جنت کے لباس اور سواریاں

جنت کے لباس کبھی پرانے نہ ہوں گے نہ پھٹیں گے۔ ان کا لباس ریشم کا ہوگا سواری کے لئے یاقوت کے گھوڑے ہوں گے۔ ان کے قدم اتنی دور پڑیں گے جتنی دور نظر جائے۔

جنت کا موسم

جنت کا موسم سہانا ہوگا۔ جیسا گرمیوں میں صبح کے وقت ہوتا ہے۔ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا (دہر)

جنت کا بازار

جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خوبصورت فوٹو (تصاویر) ہوں گی جس خوبصورت تصویر کو پسند کرے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو بنادیں گے۔

پرندے

جنت میں اڑتے پرندے ہوں گے جس کو کھانے کی نیت کرے وہ پرندہ خود بخود بھون کر سونے کی طشتریوں میں پیش ہو جائے گا۔ کھانے کے بعد ہڈیاں دوبارہ پرندہ بن جائیں گی اور وہ اڑ جائے گا۔ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (واقعہ)

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ہو گی۔ صبر حضرت ایوبؑ جیسا ہو گا۔ اور عادات حضرت محمد ﷺ جیسی ہوں گی۔

اللہ قرآن سنائیں گے

جنت میں کبھی کبھی اکٹھے ہوا کریں گے۔ جنت میں حضرت داؤدؑ اپنی زبور پڑھیں گے۔ حضرت محمد ﷺ قرآن کا دل یعنی سورۃ یٰسین پڑھیں گے پھر حق سبحانہ وتقدس خود سورۃ "رحمن" سنائیں گے اس کے سننے سے جنتیوں کو اتنی خوشی ہو گی کہ اس سے پہلے اتنی خوشی حاصل نہ ہوئی ہو گی۔

اللہ پاک کا دیدار

اللہ پاک جنتیوں سے پوچھیں گے کہ اے میرے بندو! تم اور کیا چاہتے ہو؟ جنتی کہیں گے کہ اللہ پاک آپ نے ہمیں سب کچھ تو عطا کر دیا ہمیں اور کیا چاہئے اس پر علماء اور انبیاء عرض کریں گے کہ اے اللہ پاک ہم آپ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں اللہ جل شانہٗ جنتیوں کو اپنی زیارت سے سرفراز فرمائیں گے۔ اللہ رب العزت کی زیارت کے بعد جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہو جائیں گی یعنی دوسری نعمتیں زیارت کے مقابلے میں ایک کھیل لگیں گی۔ اتنا مزہ آئے گا کہ جنتی آٹھ لاکھ سال تک اللہ کی زیارت

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کرتے رہیں گے وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلیٰ رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۔

اللہ کا اعلان

(۱) آخر میں اللہ اعلان فرمائیں گے کہ او جنتیو! جنت میں ہمیشہ رہو گے میں تم سے ہمیشہ راضی رہوں گا۔ کبھی ناراض نہیں ہوں گے۔

(۲) اب کبھی موت نہیں آئے گی۔

(۳) یہ نعمتیں اب کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ اس اعلان پر ان کی خوشی کو چار چاند لگ جائیں گے۔ مَثَلُ الجَنَّۃِ الَّتِی وُعِدَ المُتَّقُونَ تَجرِی مِن تَحتِھَا الاَنھَارُ اُکُلُھَا دَائِمٌ وَّظِلُّھَا (رعد) خالدین فیھا اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

چند دعائیں

جب آدمی اللہ تعالیٰ سے تین دفعہ جنت کی دعا کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے کہ اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اَللّٰھُمَّ اَدخِلہُ الجَنَّۃَ

اگر آدمی تین دفعہ جہنم سے بچاؤ کی دعا کرتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ اس کو جہنم سے پناہ دے دے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرہُ مِنَ النَّارِ

جہنم اور اس کی سزائیں

جہنم کافروں کی سزا کی جگہ ہے گناہ گار بھی اس میں جائیں گے۔ یہ بہت سخت خطرناک' دردناک خوف ناک جگہ ہے۔ فرمایا یہ کالی رات کی طرح سیاہ ہے بہت سخت ہے روشنی نہیں ہے۔ اس کی آگ دنیا کی آگ سے ستر (۷۰) گنا سخت ہے اگر جہنمی کو جہنم کی آگ سے نکال کر دنیا کی آگ میں ڈالا جائے تو اسے نیند آجائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے جہنم بہت گہری ہے اگر ایک پتھر اس میں ڈالا جائے تو اس کے پیندے تک پہنچنے میں اس کو ستر (۷۰) سال لگیں۔ اس کی چار دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی چوڑائی ۴۰ سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جہنم کے سات دروازے ہیں۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ (حجر)

جہنم کے دروازے اور طبقات

بعض مفسرین نے سات طبقے بتائے ہیں۔ ہر طبقہ کا علیحدہ علیحدہ دروازہ ہے یہ طبقے اس طرح ہیں۔ (۱) جہنم (۲) سعیر (۳) حاویہ (۴) لظی (۵) حطمہ

ہر طبقے میں علیحدہ علیحدہ سزائیں ہیں وہاں کچھ مخصوص

حصے ہیں جن میں خاص عذاب اور سزائیں ہیں۔

۱۔ ایک گھر ہے جس کا نام غیا ہے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اس میں اس قدر سخت عذاب ہے کہ باقی جہنم بھی اس سے ۴۰۰ دفعہ روزانہ پناہ مانگتی ہے۔

۲۔ ایک گھر ہے جس کا نام زمہریر ہے اس میں سردی کا عذاب ہے۔

۳۔ ایک کنواں ہے جس کا نام حب الحزن ہے یعنی غم کا کنواں۔

۴۔ ایک کنواں جس کا نام طينة العيتال جس میں پیپ بھرا ہوا ہے۔

۵۔ ایک تالاب ہے جس کا نام حمیم ہے۔ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ (واقعہ) حمیم کے معنی ابلتا ہوا پانی ہے اس کا پانی اتنا گرم ہے کہ اس کے پینے سے منہ کا اوپر کا ہونٹ ناک تک چلا جائے گا اور نیچے کا ہونٹ پیٹ تک لٹک جائے گا انتڑیاں کٹ کر پچھانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ۔

۶۔ ایک تالاب ہے جس کا نام غساق ہے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا

یہ کافروں کے خون پسینہ اور پیپ سے بھرا ہوا ہے اگر

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

غساق کا ایک بھرا ہوا ڈول دنیا میں ڈالا جائے تو اس کے اثر سے دنیا کے تمام لوگ سڑ جائیں۔

۷۔ ایک تالاب ہے جس کا نام غسلین ہے وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ (حاقہ) اس میں جہنمیوں کا دھوون ہے۔

جہنمیوں کی جسامت

جہنمی لوگوں کی جسامت بڑھا دی جائے گی ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ کافروں کی جلدیں بیالس (۴۲) گز موٹی ہوں گی۔ دانت اور داڑھ اتنی بڑی ہوگی جتنا احد پہاڑ۔

جہنم کا کھانا پینا

ان کی بھوک بھی بڑھا دی جائے گی۔ زقوم اور ضریع جیسی سخت اور کانٹے دار خوراک کھانے کو دی جائے گی۔ اِنَّ الشَّجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ (واقعہ) لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ (غاشیہ) یہ کھانا ان کے حلق میں پھنس جائے گا۔ پانی مانگیں گے۔ گندہ بدبودار خون اور پیپ سے بھرا کھولتا ہوا پانی ان کو دیا جائے گا۔ وَیُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ (ابراہیم) ابلتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔

یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ (حج) لوہے کی زنجیروں میں ان کو جکڑا جائے گا۔ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا (دہر) ان کا لباس گرم تانبے اور گندھک کا ہوگا۔

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ (ابراہیم)

لوہے کے گرز

لوہے کے گرزوں سے ان کو مارا جائے گا فرمایا گرز ایسا کہ کہ اگر ایک گرز زمین پر رکھا جائے اور تمام جن وانس اس کو اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے ہیں اگر یہ گرز پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔

جہنمیوں کے چہرے

ان کے چہروں کو بدصورت اور سیاہ کر دیا جائے گا کَاَنَّمَا اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا (یونس)

چیخنا چلانا

وہ گدھوں کی طرح چلائیں گے۔

وہ ہزاروں سال لگاتار چیختے اور چلاتے رہیں گے۔ وہ داروغہ جہنم سے گزارش کریں گے کہ ہماری مدد کی جائے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (مومن) وہ کہے گا اب جہنم میں پڑے رہو۔

پھر وہ اللہ سے التجا کریں گے

ہزاروں سالوں کے بعد اللہ رب العزت جواب دیں گے مجھ سے بات نہ کرو اسی میں پڑے رہو۔

اللہ پاک ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرماوے (آمین)

چند دعائیں

رسول ﷺ صحابہؓ کو یہ دعا اس طرح سے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی اکثر پڑھا کرتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اگر آدمی مغرب اور فجر کی نماز کے بعد سات دفعہ یہ دعا روزانہ پڑھے تو اللہ پاک اس کو جہنم سے محفوظ فرمالیں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔

زندگی غیر یقینی ہے

یہ زندگی بہت عارضی ہے ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ موت کے بعد مختلف گھاٹیوں میں سے گزرنا ہے جیسے قبر کے حالات منکر نکیر کے سوالات کا جواب قیامت کے دن کی ہولناکیاں پل صراط اور آخر میں جنت یا جہنم کا قیام ہوگا۔ اگر آج ہم اس دنیا میں نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں جنت دے گا اگر ہم دین کی فکر نہیں کریں گے تو جہنم ہماری منتظر ہے جیسے ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ﷺ ہیں اسی طرح یہ امت بھی آخری امت ہے۔

نبی ﷺ کے فضائل

پانچ چیزیں ایسی مخصوص ہیں جو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو عطاء کی گئی ہیں (۱) آپؐ تمام کائنات کے نبیؐ ہیں لِكَافَّةً لِلنَّاسِ (۲) تمام زمین کو آپؐ کے لئے عبادت کی خاطر سجدہ گاہ بنا دیا گیا۔ (۳) آپؐ کے دشمنوں کے دلوں میں آپ کا رعب ایک مہینہ کی مسافت تک ڈال دیا گیا۔ (۴) مال غنیمت آپؐ کے لئے حلال قرار دے دیا گیا۔ (۵) آپؐ کے لئے قیامت کے دن ایک دعا مخصوص کر دی گئی۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو صفی اللہ بنایا۔ حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ بنایا۔ حضرت عیسیٰؑ کو روح اللہ بنایا۔ ہمارے نبیؐ کو حبیب اللہ بنایا۔ جب تک ہمارے نبیؐ جنت میں داخل نہیں ہوں گے دوسرے انبیاء داخل نہیں ہوں گے اور جب تک آپؐ کی امت داخل نہیں ہوگی دوسری امم داخل نہیں ہو سکیں گی۔

امت کے فضائل

ایک صحابی کے قول کے مطابق اس امت کو وہی تین (۳) مخصوص چیزیں عطا کی گئیں جو انبیاء کو عطاء کی گئیں تھیں۔

(۱) ہر نبیؐ! اپنی امت پر گواہ ہوگا لیکن یہ امت تمام انسانیت پر گواہ بنے گی شہداء علی الناس (۲) جیسے اللہ پاک نے انبیاءؑ کو حکم دیا کہ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ مَارَزَقْنٰکُمْ۔ (۳) اللہ پاک نے ہر نبی کی ایک مخصوص دعا قبول فرمائی اس امت کو بھی فرمایا کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے مقابل میں حضرت محمد ﷺ کی امت کو چار چیزیں مخصوص عطاء کیں ہیں۔

ا۔ میں نے اللہ سے توبہ کی تو وہ صرف مکہ (مقام عرفات) میں قبول ہوئی لیکن یہ امت زمین کے جس حصے میں

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

توبہ کرے وہ قبول کی جائے گی۔ (۲) میری غلطی پر مجھے ننگا کر دیا گیا لیکن یہ امت ننگے پن میں بھی گناہ کرے گی تو اللہ اس پر پردہ ڈالے گا۔ (۳) میری غلطی پر مجھے میری بیوی سے جدا کر دیا گیا لیکن اس امت کو ان کے گناہوں پر اپنی بیویوں سے جدا نہیں کیا جائے گا۔ (۴) میں جنت میں تھا مجھے اس سے نکال دیا گیا لیکن یہ امت جنت سے باہر ہوتی ہوئی بھی اپنے گناہوں اور غلطیوں پر توجہ کر کے جنت میں داخل ہوگی۔

امت کی گواہی

قیامت کے دن یہ امت دوسرے انبیاء کی گواہ بنے گی۔

حضرت نوحؑ کو اس کی امت کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اللہ پاک اس کی امت سے پوچھیں گے کہ تم نے میری فرماں برداری کیوں نہیں کی۔ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والے یعنی نبیؐ نہیں آیا۔ اللہ پاک حضرت نوحؑ سے پوچھیں گے کہ کیوں تم نے ان کو تبلیغ نہیں کی وہ عرض کریں گے کہ حضرت محمد ﷺ کی امت میری گواہ ہے۔ حضرت نوحؑ کی امت اس پر اعتراض کرے گی کہ یہ تو بعد میں آئی یہ گواہ کیسے بن سکتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ

کہیں گے۔ یا اللہ آپ نے ہمارے اندر اپنا آخری نبی بھیجا ان کو آپ نے آخری کتاب دی اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت نوحؑ نے ۹۵۰ سال تک اپنی امت کو تبلیغ کی۔ اس پر اللہ پاک فرمائیں گے کہ آپ لوگوں نے سچ فرمایا اور امت نوحؑ لاجواب ہو جائے گی۔ اسی طرح یہ امت باقی نبیوں کے لئے گواہی دے گی۔

امت کی ذمہ داری

دعوت کا کام امت کی ذمہ داری ہے اور بنیادی کام ہے قرآن نے کہا تم بہترین امت ہو انسانیت کے لئے تمہیں نکالا گیا ہے۔ نیکی کا حکم کرتے ہو برائی سے منع کرتے ہو یہ امت اسی مقصد کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اور بھیجی گئی ہے۔ اس امت کا ہر فرد اس کام کا ذمہ دار ہے۔ جیسے تمام انبیاءؑ نے دین کی خاطر قربانی اور محنت کی ہے اور آخر میں حضرت محمد ﷺ نے زبردست محنت کی اور ایک جماعت صحابہؓ کی تیار کی جس نے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیا۔

حضرت بلالؓ نے اس کام کی خاطر بہت تکالیف اور مصیبتیں اٹھائیں۔

صحابیات کی قربانی

حضرت سمیہؓ وہ پہلی خاتون ہیں جو دین کی خاطر شہید کر

دی گئیں۔ ان کا خاوند حضرت یاسرؓ اور بیٹا عمارؓ بھی اس کام کے لئے ستائے گئے اور انہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

حضرت خنساؓ مشہور عربی شاعرہ تھیں ان کے چار بیٹے تھے۔ جنگ سے پہلے ان کو جان دینے کی ترغیب دی اور اگلے دن چاروں بیٹے شہید ہوئے اس پر فخر کیا کہ میں اپنے چار شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گی۔

حضرت زنیرہؓ کی آنکھیں اللہ کے راستے میں ضائع ہوئیں ایک صحابیہ عورتؓ اپنے چھوٹے بیٹے کو نبی پاک ﷺ کی خدمت میں لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو جہاد میں لے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ہم کیا کریں گے اس عورت نے عرض کیا کہ کسی مجاہد کے ہاتھ میں دے دینا۔ تاکہ وہ تلوار کا حملہ میرے اس بیٹے کے جسم پر روکے۔

ایک صحابیہ عورت ام شریکؓ ہیں وہ دعوت دیتی تھیں کافروں نے اس کو بہت ستایا اور آخر تنگ آکر کافروں نے آپؓ کو مکہ سے باہر بستی میں ان کے میکے چھوڑ آنے کا فیصلہ کیا۔ وہ کافر لے کر چلے۔ راستے میں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا ایک جگہ وہ خود سائے میں آرام کر رہے تھے اور یہ دھوپ میں باندھی ہوئی تھیں مرنے کے قریب ہو گئیں اللہ نے آسمان سے ایک ڈول میں پانی

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اتار اور ان کے قریب آگیا اور اس کو پیا اس کو دیکھ کر وہ کافر مسلمان ہو گئے۔

اس طرح سے صحابیات نے دین پھیلانے میں بہت قربانیاں دیں خلفائے راشدین میں دو خلیفہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اپنے رشتہ دار صحابی عورتوں کی وجہ سے مسلمان ہوئے اسلام میں پہلی شہید عورت ہے "حضرت سمیہؓ" اسلام میں سب سے زیادہ دین کی خاطر مال جان خرچ کرنے والی عورت ہے "حضرت خدیجہؓ" اسلام میں سب سے زیادہ عالمہ محدثہ عورت ہے "حضرت عائشہؓ"

آج کے دور کی مسلمان خواتین کی ذمہ داری

آج کے دور کی مسلمان عورتیں بھی قربانیاں دے سکتی ہیں اور دعوت اور تبلیغ کا کام بہت آسانی سے کر سکتی ہیں۔ الحمد للہ آج بھی سینکڑوں ہزاروں عورتوں نے دعوت کے کام میں وقت لگایا ہے اور اپنی زندگیوں کو اسلام کی طرز پر ڈھالا ہے۔ اور اپنی فکر وصلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بے شمار عورتوں کو تبلیغ کے کام سے جڑنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

نیک عورت کے فضائل

۱۔ جو نیک عورت اپنے خاوند کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور

دین کی پابندی کرے گھر میں اپنے آپ کو مقید رکھے تو اپنے خاوند سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائے گی وہ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہو گی۔ اور یاقوت کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے خاوند کا جنت کے دروازے پر انتظار و استقبال کرے گی۔

۲۔ جنت میں آدمی اللہ کے دیدار کے لئے جائیں گے اور ایک نیک پاکدامن عورت کو اللہ پاک خود آکر اپنا دیدار کرائیں گے۔ بشرطیکہ یہ عورت تقویٰ والی اور پردے کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔

۳۔ ایک پاکدامن عورت ستر (۷۰) ولیوں سے افضل ہے۔

۴۔ جو عورت نماز' روزہ کی پابند ہو اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی اطاعت گزار ہو تو اس کو اختیار ہو گا۔ جنت کے جس دروازے سے داخل ہو جائے۔

۵۔ جو عورت اپنے گھر میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ سبحان و تعالیٰ اس کو بیت اللہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

۶۔ جب خاوند گھر واپس آئے اور عورت اس کو خوش آمدید کہے اور اس نے اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں کوئی

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

خیانت نہ کی ہو تو اس کو بارہ سال نفلی نماز کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

تشکیل

جیسے صحابیات نے دین کی خاطر بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس طرح دوسری مسلمان خواتین کا حق بنتا ہے کہ وہ بھی دعوت و تبلیغ کا کام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں کامیابیوں سے نوازے۔ اس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ تین یوم پندرہ یوم کے لئے نام لکھوائیں چلہ اور ساڑھے چار مہینے۔

اپنے محرم مردوں کے نام لکھوائیں ا۔ چلہ '۳' چلہ '۷ ماہ اور سال کے لئے لکھوائیں گھروں میں باقاعدگی سے تعلیم کرنے کی نیت کریں اور یہ نیت بھی کریں کہ روزانہ گھروں میں تبلیغی مشورہ بھی کریں گے۔

چند نکات

ا۔ انسان کیا ہے؟

لفظ انسان پانچ حروف پر مشتمل ہے۔ ا۔ ن۔ س۔ الف۔ ن

ا۔ اللہ پر یقین رکھنے والا۔

ن۔ نبی ﷺ کی اطاعت کرنے والا۔

س۔ سلامتی چاہنے والا۔

ا۔ امر بالمعروف نیکی کا حکم کرنے والا۔

ن۔ نہی عن المنکر برائی سے روکنے والا۔

گویا انسان کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ فطری طور پر مسلمان ہوتا ہے اور اس کی ذمہ داری تبلیغ کا کام کرتا ہے۔

۲۔ تبلیغ کیا ہے؟

لفظ تبلیغ کے پانچ حروف ہیں۔ ت۔ ب۔ ل۔ ی۔ غ

ت۔ تکلیف　　ب　برداشت

ل۔ لگن۔ لگاتار　　ی　یقین

غ۔ غیبی مدد

یعنی تبلیغ کا مطلب ہے کہ تکالیف برداشت کرتے ہوئے یقین اور لگن کے ساتھ لگاتار اس کام کو کرتے رہنے جس میں اللہ کی غیبی مدد بھی شامل ہو۔ تبلیغ کا مطلب ہے تبدیل ہونا تبلیغ کے کام میں مجاہدہ ہے۔

۳۔ مجاہدہ کیا ہے؟

لفظ مجاہدہ میں چھ حروف ہیں۔ م۔ ج۔ ا۔ ھ۔ د۔ ہ

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

م۔ مال ج۔ جان

ا۔ اوقات ھ۔ ہجرت

د۔ دعوت ہ۔ ہدایت

مجاہدہ سے مراد یہ ہے کہ مال جان اوقات کے ساتھ ہجرت کی جائے اور دعوت دی جائے تو اللہ تعالیٰ ہدایت کی ہوا چلائیں گے۔ تبلیغ کا کام مجاہدہ سے کرتے ہوئے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

۴۔ دشمن کون ہیں؟

لفظ دشمن میں چار حروف ہیں۔ د۔ ش۔ م۔ ن

د۔ دنیا ش۔ شیطان

م۔ ماحول ن۔ نفس

یعنی انسان کے چار دشمن ہیں۔ دنیا شیطان ماحول اور نفس جن سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو دینداری میں بدلا جائے شیطان کی اطاعت نہ کی جائے۔ یعنی حالت ذکر میں رہیں۔ ماحول کو دینی بنایا جائے نفس کی نہ مانی جائے۔

۵۔ دین کیا ہے؟

دین کے لفظ میں تین حروف ہیں۔ د۔ ی۔ ن

د۔ دعوت ی۔ یقین ن۔ نبی ﷺ

۶۔ کلمہ کے فرائض

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے ایک جماعت کے ساتھی سے پوچھا کہ کلمہ کے فرض بتاؤ ساتھی حیران ہوا۔ یہ حدیث تو نہیں ہے لیکن کلمہ کی شرائط اور اس کی اہم باتیں جاننا ضروری ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ اس کے حروف اور الفاظ صحیح ہونا ضروری ہے۔

۲۔ اس کے معانی کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

۳۔ اس کے مقصد سے واقفیت ہو۔

۴۔ اس کا دوسروں تک پہنچانا بھی ہر امتی پر فرض ہے۔

۷۔ داعی کی صفات

ایک عمدہ داعی کی چار بڑی صفات ہیں۔

۱۔ کہ وہ پہاڑ کی طرح مضبوط ہو۔

۲۔ اونٹ کی طرح مجاہد ہو۔

۳۔ آسمان کی طرح بلند ارادے رکھتا ہو۔

۴۔ زمین کی طرح اس میں عاجزی ہو۔

مزید مندرجہ ذیل صفات کا مالک ہو۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

۱۔ کہ اسے دین کا عالمی فکر ہو۔

۲۔ دین کے مٹنے کا غم ہو۔

۳۔ دنیا میں دین پھیلانے کا جذبہ ہو۔

۴۔ دل میں دنیا کی محبت نہ ہو۔

۵۔ دینے کا جذبہ ہو دوسروں سے لینے کا جذبہ نہ ہو۔

۶۔ امت کے لئے دل میں قدر اور محبت ہو۔

۷۔ دل میں عاجزی اور انکساری ہو۔

۸۔ اعمال کی پابندی کرنے والا ہو۔

۹۔ اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو۔

۱۰۔ اس کے دل میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔

۱۱۔ کامیابی کو اللہ کی عنایت اور امداد سمجھے۔

۱۲۔ لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرنے والا ہو۔

۱۳۔ لوگوں کے نہ ماننے پر مایوس نہ ہو۔

۱۴۔ ہر عمل کے آخر میں استغفار کرنے والا ہو۔

داعی کو چار جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے

۱۔ طعن و تشنیع کا

۲۔ بھوک پیاس کا

۳۔ مال میں کمی کا

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

۴۔ خوف وہراس کا

چار کاموں سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ امیر کی اطاعت

۲۔ آنکھوں کی حفاظت

۳۔ تکبیر اولیٰ کی پابندی اور تہجد

۴۔ اجتماعی اعمال کی پابندی

دعوت کے عمل سے چار قوموں میں ہدایت آئے گی۔

۱۔ یہود ۲۔ نصاریٰ

۳۔ ملحدین ۴۔ مشرکین

۸۔ عالمی فکر کا مذاکرہ

ہمارے نبی ﷺ آخری اور عالمی نبی ہیں۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کا غم لے کر آئے۔ اپنے غم اور فکر کی وجہ سے بہترین امت کہلائی جیسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ رب الناس ہیں۔

ہمارے پیارے آخری نبی ﷺ کافۃ الناس ہیں

آخری کتاب قرآن مجید ھدًا للناس ہے۔

تو یہ آخری امت اخرجت للناس ہے۔

گویا اس امت کے ذمہ تمام انسانیت کیفکر کرنا ہے۔ ہر ہر

امتی اس کا ذمہ دار ہے تمام عالم کا فکر کرتے ہوئے اپنے ملک اپنے شہر اپنے محلہ اور اپنے گھر کا فکر کرنا ہے۔ ہر امتی اس محنت کا ذمہ دار ہے۔ اور سب کو اس کام کا ذمہ دار بنایا ہے۔ حضرت مولانا الیاسؒ کی قبر کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نور سے بھرے کہ وہ دوبارہ اس امت کو اس کام کے لئے فکر مند کر گئے اور دین کا غم و درد اس امت کو منتقل کر گئے اللہ تعالیٰ ہر امتی کو ان والا غم اور فرک عطا کردے۔ حضرت مولانا کے دل میں امت کا جو غم اور درد تھا ان کا یہ شعر اس کی خوب عکاسی کرتا ہے۔

کسی کی شب وصل سوتے کٹے کسی کی شب وصل روتے کٹے
ہماری شب وصل یا الٰہی نہ سوتے کٹے نہ روتے کٹے
یہ امت کا غم ہے یہ کیسے کٹے

دین کی دعوت کا یہ غم ہر آدمی کے اندر ہونا چاہئے حضور اقدس ﷺ اور صحابہ اکرام کے اندر یہ فکر عالمی سطح پر تھا نبی کریم ﷺ کو دوسرے انبیاء کی نسبت بہت سی امتیازی خصوصیات عطا ہوئیں۔ ان میں سے تین نمایاں ہیں۔

ا۔ ہر نبی کے بعد دوسرے نبی مبعوث ہوتے رہے۔ لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

۲۔ ہر نبی کی نبوت ایک خاص مدت کیلئے ہوتی تھی لیکن آپ کا زمانہ نبوت لامحدود ہے آپؐ قیامت تک کے نبی ہیں۔

۳۔ ہر نبی کسی خاص علاقہ اور قبیلہ کے لئے آیا۔ لیکن آپؐ تمام انسانیت کے نبی ہیں۔ آپؐ نے دن رات اس بات کی فکر فرمائی کہ قیامت تک آنے والا کوئی شخص بھی جہنم میں نہ جائے دین کی محنت کی خاطر جتنا آپ کو ستایا گیا اتنا کسی اور نبی کو نہیں ستایا گیا۔ سخت مخالفت کے باوجود آپؐ قریش مکہ کے سرداروں کے پاس کئی کئی مرتبہ تشریف لے گئے۔ آپؐ نے امیر غریب سب کا فکر کیا کہ کسی طرح یہ لوگ کلمہ پڑھ لیں۔ مدینہ منورہ میں یہودی بھی آباد تھے۔ ان کو بھی اسلام کی طرف لانے کے لئے آپؐ نے بڑی محنت کی۔ ایک دفعہ ایک یہودی لڑکا جو آپؐ کی خدمت میں اکثر آیا کرتا تھا بیمار پڑ گیا آپؐ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کا یہودی باپ اس کے سرہانے کھڑا پڑھ رہا تھا آپؐ نے یہودی کو قسم دے کر فرمایا کہ کیا تو میرا ذکر تورات میں نہیں پاتا؟ اس یہودی نے تعصب کی وجہ سے انکار کیا تو بیٹا بولا۔ یا رسول اللہ میرا باپ غلط کہتا ہے۔ ہم آپؐ کا ذکر اور آپؐ کی صفات تورات میں پاتے ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

آنحضرت ؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اب یہ لڑکا مسلمان ہے۔ انتقال کے بعد مسلمان اس کی تجہیز و تکفین کریں اسے اس کے باپ کے حوالے نہ کریں۔ سابقہ کتابوں یعنی تورات زبور اور انجیل میں رسول اکرم ﷺ کے متعلق ذکر موجود تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو یہود کے سب سے بڑے عالم اور تورات کے ماہر تھے ان سے اور دوسرے احباب جیسے کعب احبارؓ اور وہب بن منبہؒ وغیرہ سے اقوال موجود ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ان کی ولادت مکہ میں اور ہجرت طیبہ کی طرف ہوگی۔ نہ وہ سخت گو ہیں اور نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیں گے۔ بلکہ درگزر کرنے والے ہوں گے۔ نہ وہ پست قد ہوں گے اور نہ دراز قد۔ سفید رنگ زلفوں والے ہوں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ تہبند استعمال کریں گے اپنے ہاتھ پاؤں کو وضو کے ذریعے پاک و صاف رکھیں گے۔ ان کا اذان دینے والا فضا میں اذان بلند کرے گا۔

جہاد میں ان کی صفیں ایسی ہوں گی۔ جیسے جماعت کی نماز میں رات کو ان کی تلاوت اور ذکر کی آوازیں اس طرح گونجیں گی جیسے شہد کی مکھیوں کا شور پیدا ہوتا ہے۔ حمار اور اونٹ پر سوار

ہوں گے۔ بکریوں کا دودھ خود دھولیا کریں گے۔ وہ اسماعیلؑ کی ذریت سے ہوں گے۔ ان کا نام احمد ہوگا۔ وغیرہ۔ بلکہ آپ ﷺ کی امت تک کا ذکر بھی تھا۔ بعض صحابہؓ کی صفات تک موجود تھیں۔

آنحضرت ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ قیامت تک دعوت کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے اللہ پاک نے آپ کی امت کا انتخاب فرمایا۔ لہٰذا نبی کریمؐ نے پہلے دن سے ہی ہر مسلمان کو دین کا داعی بنایا بلکہ داعی گر بنایا۔ حجۃ الوداع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ میں نے آپ لوگوں تک دین پہنچادیا۔ اب حاضرین اس کو غائبین تک پہنچائیں۔ لہٰذا صحابہ نے اس مشن کو جاری رکھا۔ صحابہؓ کی تھوڑی سی قبریں مکہ اور مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ باقی کثیر تعداد دور دراز علاقوں میں مدفون ہے انہوں نے اسلام کی دعوت کی وجہ سے مکہ اور مدینہ جیسے مقدس شہروں کو چھوڑا۔ والہانہ عشق و محبت کے باوجود آپؐ کی زندگی میں آپؐ کی محبت کو اور آپؐ کے بعد آپؐ کے روضہ مبارک کو چھوڑا اور حرمین شریفین کی بے پایاں فضیلت والی نمازوں کو چھوڑا۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ میزبان رسول مدینہ کے رہنے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

والے ہیں لیکن استنبول میں سپرد خاک ہوئے۔ حضرت بلالؓ موذن رسول ہیں لیکن دمشق میں دفن ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کو رسول خدا ﷺ یمن روانہ فرما رہے تھے اور ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم واپس آؤ گے تو مجھے نہیں پاؤ گے۔ اس وقت پروانہ رسولؐ حضرت معاذؓ کے دل پر کیا گزری ہوگی لیکن دین کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے یہ سب کچھ برداشت کر رہے تھے۔ غالباً وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ دنیا میں دین کی محنت کی خاطر کوئی شخص جتنا دور جائے گا کل قیامت میں اتنا ہی نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ اپنے آخری ایام مرض الوفات میں حضرت اسامہؓ کے لشکر کو فلسطین کے مقام ابنی کی طرف (شام کی طرف) بھیجنے کا اہتمام فرما رہے تھے۔ اور لشکر ابھی مدینہ منورہ کے باہر میدان جرف میں ہی ٹھہرا ہوا تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد اس لشکر کو روانہ ہونے کے لئے فرمایا۔ اکثر صحابہؓ نے فرمایا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں اس لشکر کی روانگی ابھی ملتوی کر دیں لیکن آپؓ نے فرمایا کہ جس لشکر کو نبی کریم ﷺ روانہ ہونے کا حکم فرما چکے ہوں

ابوبکر اس کو روک نہیں سکتا۔ چنانچہ لشکر روانہ کیا۔ چاروں طرف جماعتیں بھیجیں خود بھی نکلے جس پر اللہ نے تمام حالات درست کر دیئے۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دور میں دین کی سربلندی کے لئے اللہ پاک کے راستے میں نکلنے کا شوق اور جذبہ ہر کسی میں موجزن تھا۔ بچے ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کرتے تاکہ لشکروں میں شامل ہو سکیں۔ بوڑھے اور لنگڑے بھی دوسروں سے پیچھے نہ تھے۔ دین کے پھیلانے میں کوئی عذر مانع نہیں تھا۔ عورتیں بھی نکلتی تھیں اور اپنے جوان بیٹوں کو ترغیب دیتی تھیں کہ وہ اللہ کے راستے میں جائیں اور پھر ان کے شہید ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرتیں۔ وہ جانتی تھیں کہ وہ اپنے شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں جائیں گی۔ اللہ کے راستے میں ہجرت کا حق ادا کر دیا۔ کوئی پیچھے نہیں رہا۔ دین کی نصرت کرنے والوں یعنی انصار نے بھی نصرت کا حق ادا کر دیا۔ دین کی خاطر اپنا تن، من اور دھن سب قربان کر دیا۔ ایک دفعہ جنگ حنین میں مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر خود رسول اللہ ﷺ نے انصار کے اوصاف بیان فرمائے کہ اے انصار تم ہمارے بارے میں یہ کہہ سکتے ہو کہ اللہ کے رسول آپؐ ہمارے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

پاس تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کو ٹھکانہ دیا۔ آپؐ فقیر تھے ہم نے آپ کی مالی امداد کی آپؐ خوف زدہ تھے ہم نے آپ کو امن دیا آپؐ بے یار و مددگار تھے ہم نے آپ کی نصرت کی۔ اس پر انصار نے کہا یہ سارا احسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جلد ختم ہو جانے والی دنیا کی وجہ سے مال غنیمت کی تقسیم پر اپنے دلوں میں مجھ سے ناراض ہوتے ہیں۔ وہ تو میں نے مال غنیمت زیادہ دے کر ان لوگوں کی تالیف قلب کی ہے جو ابھی مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے نعمت اسلام تمہارے حوالے کی ہے جو اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھی ہے۔ اے جماعت انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اگر ہجرت کو فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ تم میرے لئے اندر کا کپڑا ہو اور باقی لوگ باہر کا۔ تم میرے لئے معدہ کی طرح ہو اور خاص کپڑوں کے صندوق کی طرح سے ہو؟ یعنی میرا تم سے خاص تعلق ہے۔

صحابہ کرامؓ دینی عزت پر فخر فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ اوس نے کہا کہ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ یعنی حضرت حنظلہؓ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کے انتقال پر عرش ہل گیا تھا یعنی سعد بن معاذؓ ہم میں وہ صحابی شامل ہیں جن کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی۔ یعنی حضرت عاصم بن ثابتؓ ہم میں وہ بھی ہیں جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دی گئی ہے یعنی حضرت خزیمہ بن ثابتؓ اس کے مقابلہ میں قبیلہ خزرج نے کہا کہ ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے ہی میں قران پاک مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی جو ان کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہ ہو سکی۔ وہ چار حضرات یہ ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو زیدؓ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ دین کے کاموں میں فخر کرے اور دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا مال جان اور وقت لگائے۔ اللہ نے ہمیں اونچی نسبت دی ہے۔

کسی بزرگ نے فرمایا۔

سارا دین ملا ہمیں لا الہ الا اللہ کی برکت سے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

دعوت کا کام ملا ہمیں محمد الرسول اللہ کی برکت سے

جو کام انبیاء کرتے تھے وہ کام اس امت کو منتقل ہوا جس کی وجہ سے یہ بہترین امت اور امام الامم کہلائی۔

ہر مسلمان پورے عالم کے لئے ہے۔ ہر گھر اور ہر مسجد میں عالی فکر آجائے یعنی ہر مسجد سے تمام دینی تقاضے پورے ہو رہے ہوں اس مسجد سے ساری دنیا میں جماعتیں جارہی ہوں اور ساری دنیا سے جماعتیں اس میں آرہی ہوں۔ اور وہ مسجد پانچ کاموں سے ۴ اعمال کے ساتھ مزین ہو۔ اللہ پاک ہم سب کو قبول فرمائے۔

آپس کے جوڑ کا مذاکرہ

محرم مستورات کی جماعتیں، مردانہ جماعتیں یا رشتہ داری کا معاملہ ہو آپس کا جوڑ، محبت اور اتفاق بہت ضروری ہے۔ نااتفاقی اور قطعہ رحمی کو رسول اکرم ﷺ نے بہت ناپسند فرمایا ہے جس طرح دنیا میں مختلف چیزوں کو آپس میں جوڑنے کے کئی طریقے ہوتے ہیں جیسے لوہے کی ویلڈنگ سے، کپڑے کو دھاگے سے، اینٹوں کو سیمنٹ سے کاغذ کو گوند سے اور لکڑی کو کیل سے جوڑتے ہیں اسی طرح انسانوں کے دلوں کو آپس میں جوڑنے کے

لئے نبی پاک ﷺ والے اخلاق اور طریقے ہیں۔ آپ کے جوڑ میں پانچ باتیں بہت ضروری اور اہم ہیں۔

(۱) سلام کرنا (۲) اکرام کرنا

(۳) ہدیہ دینا (۴) دعا کرنا

(۵) پیٹھ پیچھے دوسروں کی تعریف کرنا۔

اس کے علاوہ آپس کے جوڑ کے لئے مزید مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(۱) اپنے آپ کو دوسروں سے چھوٹا سمجھا جائے۔

(۲) عدم موجودگی میں نام لے لے کر دعا کی جائے۔

(۳) ساتھیوں کا پورا نام لے کر پکارا جائے۔

(۴) بری بات کا بھی احسن طریقہ سے جواب دیا جائے۔

(۵) تجسس نہ کیا جائے اور نہ ٹوکہ جائے۔

(۶) معمولی باتوں سے درگزر کیا جائے۔

(۷) دوسروں کی پردہ پوشی کی جائے۔

(۸) اجتماعی عملوں اور سنتوں کی پابندی کی جائے۔

اللہ پاک کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ غصہ کو پی جانے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے اور احسان کرنے والوں کو اللہ پسند فرماتے ہیں۔ ہلکی قسم کی بے تکلفی سے تو محبت پیدا ہوتی

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ہے لیکن بدلحاظی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ مشورہ سے چلا جائے امیر کی مان کر چلنے کا جذبہ ہونا بہت ہی ناگزیر ہے۔ صحابہؓ کے دور میں بھی بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا تھا لیکن وہ آپس کے جوڑ اور امیر کی اطاعت کو دل و جان سے محبوب رکھتے تھے۔

یہاں چند واقعات دیئے جاتے ہیں۔

۱۔ حج کے موقع پر ایک دفعہ حضرت ابو ذرؓ منیٰ کے میدان میں قیام پذیر تھے کسی نے ان کو بتایا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ نے چار رکعت نماز پڑھی ہے تو انہیں بہت ناگواری ہوئی اور بڑی سخت بات کہی اور فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو میں نے دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے لیکن جب نماز کا وقت آیا تو حضرت ابو ذرؓ نے کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھی۔ اس پر ان کی خدمت میں کہا گیا کہ چار رکعت پر تو آپؓ نے اعتراض کیا تھا اور خود ہی ایسا کر رہے ہیں۔ فرمایا امیر کی مخالفت کرنا اس سے زیادہ سخت ہے۔ (حضرت عثمانؓ نے مکہ میں شادی کر لی تھی اور مکہ میں کچھ دن رہنے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے وہ مقیم ہو گئے تھے اور چار رکعت نماز پڑھ رہے تھے)

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت

خالد بن ولید کو لشکر کی امارت سے معزول کر دیا ایک دفعہ رات کے وقت حضرت علقمہؓ نے حضرت عمرؓ کو حضرت خالد بن ولیدؓ سمجھ کر کہا (حضرت عمرؓ شکل و صورت اور قد میں حضرت خالدؓ سے ملتے جلتے تھے) کہ اے خالد! تمہیں حضرت عمر فاروقؓ نے معزول کر دیا انہوں نے تنگ نظری کی وجہ سے ایسا کیا۔ حضرت عمرؓ نے خالد جیسی آواز بنا کر پوچھا (تاکہ آئندہ کا ارادہ معلوم کریں) پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟۔ حضرت علقمہؓ نے کہا کہ ہمارے امیر کا ہم پر حق ہے ہم ان کا حق ادا کرتے رہیں گے۔ یعنی ہم ان کے فرمانبردار اور وفادار رہیں گے دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے پیچھے جتنے آدمی ہیں وہ سب تمہارے ان اچھے جذبات پر ہوں تو مجھے ساری دنیا کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ ان واقعات کا مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے ناگواریوں کے باوجود ایک دوسرے سے جڑنا سیکھا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے ساتھ تھی۔

۳۔ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تاکہ شب قدر کی اطلاع دیں مگر دو اشخاص کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھا لی گئی۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہیں نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ سب سے افضل چیز

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

بتلاؤں صحابہؓ نے عرض کیا کہ ضرور بتائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپس کا جوڑ سب سے افضل ہے اور آپس کا توڑ اور لڑائی دین کو مونڈنے والی ہے۔ یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں آپس کی لڑائی سے دین بھی اسی طرح صاف ہو جاتا ہے۔

جماعتوں میں اور گھروں میں بھی ان چیزوں سے بچا جائے جن سے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور جوڑ ختم ہو جاتا ہے بلکہ توڑ کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔

تنقیص کرنا (نقص نکالنا)

تنقید کرنا (نقطہ چینی کرنا)

تردید کرنا (رد کرنا)

تحقیر کرنا (نفرت کرنا)

تقابل کرنا (مقابلہ بازی کرنا)

تکرار کرنا (بحث کرنا)

غیبت اور پردہ دری کرنا

اولین اور آخرین کے بہترین اخلاق اعلیٰ جوڑ کی شکل ہیں۔

(۱) جو تجھ سے ناطہ توڑے تو اس سے ناطہ جوڑ۔

(۲) جو تجھے اپنی عطا سے محروم کرے تو اسے عطا کرے۔

(۳) جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر۔

نقد جماعت نکالنے کا نسخہ

بستی یا محلہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی نقد جماعت کی نیت کر لی جائے اب تو مستورات کی جماعتیں بھی نقد ہی نکالی جائیں اس لئے فرمایا جا رہا ہے کہ مقام پر پہنچتے ہی ان جگہوں کے نام معلوم کر لئے جائیں اور ان کی تحقیق کر لی جائے جہاں نقد جماعتیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ مسجد کے کام کی اور وہاں کے کام کرنے والے احباب کی نوعیت معلوم کر لی جائے۔

بستی کے حالات تفصیلاً حاصل کر لئے جائیں۔ پہلے آسانی سے نکلنے والے احباب کی فہرست تیار کر لی جائے بستی والوں کی دل میں محبت ہو ان کے بارے میں اچھا گمان ہو۔ ان کے حالات سے متاثر نہ ہوا جائے دل میں پختہ یقین ہو کہ ان کی فلاح اللہ ہی کے راستے پر نکلنے میں ہے۔ مقامی احباب کو فکر مند کر کے ان کا ذہن ایک کر کے مشورہ سے گشت نکالے جائیں۔ دعا و ذکر کے لئے ساتھی بٹھا دیئے جائیں۔ بستی والوں میں ایسے گھل مل جائیں جیسے ڈھول پانی میں مل جاتا ہے۔

وصولی میں سختی نہ کی جائے بلکہ بھول کسی میواتی ساتھی کے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

چھیڑنا بھی نہیں اور چھوڑنا بھی نہیں ہے۔

ان کے عذروں کا احسن حل بتا کر تیار کیا جائے کام کرنے والی جماعتوں میں چار صفات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

۱۔ آپس کا جوڑ ۲۔ اعمال کی پابندی

۳۔ دین کے مٹنے کا غم ۴۔ دنیا کی بے رغبتی

پرانے وقتوں میں جماعتیں بہت محنت کرتی تھیں۔ وہ لوگ قبرستان اور جنگلوں میں نکل کر اللہ پاک سے رو رو کر مانگتے تھے۔

دعا عبادت کا مغز ہے اس لئے دعاؤں کا اہتمام نہایت ضروری ہے دعا کی قوت کو بڑھایا جائے۔ دن کی محنت روپے میں چار آنے ہے جبکہ رات کی محنت روپے میں بارہ آنے ہے۔ جو دن کو مخلوق سے طے کروانا ہے وہ پہلے رات کو خالق سے طے کرائیں۔

جیسے مشہور ہے کہ: شب درمیان رب مہربان گھلا دینے والی فکر، تھکا دینے والی محنت اور رلا دینے والی دعا ہو۔ مندرجہ ذیل باتوں کا بھی جماعت میں ہونا ضروری ہے۔

۱۔ فکر ایک ہو ۲۔ ذہن ایک ہو۔

۳۔ مقصد ایک ہو۔ ۴۔ جذبہ ایک ہو۔

اکرام بھی کیا جائے۔ دل جڑے ہوئے ہوں۔ اگر آپس میں اختلاف ہوگا۔ تو اللہ کی طرف سے خصوصی رحمت نہیں آئے گی۔ توڑ سے بعض دفعہ بنایا کام بھی بگڑ جاتا ہے۔

جیسے ایک حدیث کا مفہوم ہے 'حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس لئے تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں۔ مگر فلاں فلاں اشخاص میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کا تعین اٹھا لیا گیا۔ اس لئے جوڑ اور محبت اصل ہے۔

اگر پوری کوشش کے بعد بھی جماعت نہ نکل سکے تو اپنی کمزوری سمجھا جائے اور توبہ استغفار کیا جائے۔

مسجد والوں کو مقامی کام کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور کم از کم تمام بالغ مرد اور عورتوں کو سو فیصد نمازی بننے پر تیار کیا جائے۔

www.islamicbooksslibrary.wordpress.com

چھ نمبر

(ستہ صفات)

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

چھ نمبر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

اگر دعوت کی زمین میں ایمان کی جڑ ہو، تعلیم کا پانی ہو، ذکر کی فضا ہو، گناہوں سے بچنے کی باڑ ہو، مال، جان، اوقات اور جذبات کی قربانی کی کھاد ہو، تلملانے، بلبلانے، اور گڑگڑانے والی ہوا ہو، تو اس کے اوپر معاملات و معاشرت کا درخت چڑھے گا، اس پر اخلاق کا پھل لگے گا۔ ان پھلوں کے اندر اخلاص کا رس ہو گا، اور اس سے پوری انسانیت مستفید ہو گی۔

چھ نمبروں کو ایک دوسرے بزرگ نے مختصر اس انداز سے بیان کیا ہے کہ:

کلمہ، نماز کو لے کر دین کا علم حاصل کرتے ہوئے اللہ کے دھیان کے ساتھ دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوئے، اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ کے ساتھ ساتھ بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، اقلیم بہ اقلیم پھرنا ہمارا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی مکمل کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے۔ پورا دین ہماری زندگیوں میں اور سارے

انسانوں کی زندگیوں میں آجائے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ترتیب محنت کو سبب بنایا ہے۔ ختم نبوت کی وجہ سے یہ محنت اس امت کے ذمہ لگائی گئی ہے یہ محنت ہماری ضرورت بھی ہے اور ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ یہ محنت سب سے پہلے چھ صفات پر کرنی پڑے گی یہ صفات پورا دین نہیں ہے بلکہ اگر ان چھ صفات کی محنت کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ پورے کے پورے دین پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

حضور اکرم ﷺ کی ترتیب محنت بھی اسی طرح تھی کہ۔

۱۔ دوسروں کو دعوت دینا۔

۲۔ اپنے پر مشق اور عمل کرنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔

یہ تینوں کام سب سے پہلے چھ صفات پر کرنے ہوں گے۔ یعنی صفات کی دعوت دینا مشق کرنا اور دعا کرنا۔

پہلا نمبر: کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس کا ترجمہ ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہ کلمہ، کلمہ معرفت بھی ہے اور کلمہ عبدیت کا بھی ہے۔

ساری کی ساری کامیابیاں صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ کی ذات حقیقی ذات ہے۔ باقی سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ کی صفات حقیقی صفات ہیں۔ باقی ساری صفات کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے ہماری اور ساری دنیا کے انسانوں کی دونوں جہانوں کی کامیابی صرف اپنے حکم کو رسول پاک ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنے میں رکھی ہے۔ اس کا یقین دلوں میں اتر جائے اللہ جل شانہ، کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہو جائے اور اس کی قدرت سے براہ راست استفادہ ہو۔ اس کے لئے حضور ﷺ ایک طریقہ لے کر آئے ہیں۔ جب یہ طریقہ اور سلیقہ زندگیوں میں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ہر حال میں کامیابی عطا کر کے دکھائیں گے۔ کلمہ میں اپنے یقین اپنے جذبے اور اپنے طریقے کو بدلنے کا مطالبہ ہے۔

اللہ کے پاس چیزوں اور حالات کے لامحدود خزانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چیزوں کے اور حالات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور کرنے میں مخلوقات میں سے کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ اللہ صمد ہیں بے نیاز ہیں اللہ علیم ہے جاننے والے ہے۔ بصیر ہے دیکھنے والا ہے۔ وہ سمیع ہے سب کو سننے والا ہے۔ وہ رزاق ہے تمام مخلوقات کو روزی دینے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

والا ہے۔ وہ خالق ہے پیدا کرنے والا ہے۔ آگ سے جنات پیدا کیے پانی کے اندر مچھلیاں اور دوسرے آبی جاندار پیدا کیے۔ ہوا کے اندر انسان' پرند چرند اور درندے پیدا کیے۔ مٹی کے اندر حشرت الارض اور نور سے فرشتے پیدا کیے۔ وہ زندگی' موت اور زمین آسمان کو پیدا کرنے والا ہے۔ چاند' سورج' ستارے سیارے' سمندروں اور پہاڑوں کو پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہے۔ عزت و ذلت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

اللہ کے پاس غیب کے خزانے ہیں۔ جو کچھ خشکی اور تری میں ہے' وہ سب اس کے علم میں ہے۔ کوئی پتا بھی گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے۔ کوئی ذرہ یا دانہ زمین کی تاریکیوں میں کہیں گہرائیوں میں پڑا ہے۔ یا کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے مگر وہ اس کی روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ ایک کالی چیونٹی کالی رات میں کالے پتھر کے نیچے چل رہی ہو وہ اس کے علم میں ہے۔ اس کو دیکھتا ہے اس کی حرکت کو سنتا ہے' اس کو رزق دیتا ہے۔ اس کے چھوٹے سے دماغ میں جو خیال اور سوچ ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

اللہ سبحانہ' و تعالیٰ ایسی پاک ذات ہے جس کو نہ اس جہان

میں دنیا کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ کسی کے وہم و گمان کی اس حد تک رسائی ہو سکتی ہے نہ اوصاف بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں' نہ حوادث زمانہ اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ نہ گردش روزگار کا اس کو کوئی اندیشہ ہے۔ وہ ذات ہے جو پہاڑوں تک کے اوزان اور سمندروں تک کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کے قطروں تک کی تعداد اور درختوں کے پتوں تک کا شمار جانتا ہے۔ رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپا لیتی اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے ان کی گنتی جانتا ہے۔ نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا سکتا ہے۔ نہ ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی سمندر ان چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو جو اس کے غاروں میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات و کمالات والا ہے کہ اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی مزید سمندر بھی سیاہی بن جائیں اور کائنات کے تمام درختوں کی قلمیں بنالی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف لکھنی شروع کی جائے تو سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ رب العزت کی تعریف اور صفات ختم نہیں ہو سکتیں وہ ذات ہمیشہ رہے گی۔ وہ اول ہے وہ آخر ہے' وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے' اس

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کو نہ اونگھ ہے نہ نیند آتی ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ بننے اور استعمال ہونے میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ وہ سب کا خالق مالک اور کرتی دھرتی ذات اس کی ہے جو چاہے کرے۔ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ سب کچھ کیے بغیر سب کچھ کر سکتے ہیں اور سارے کا سارا سب کچھ مل کر اللہ کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ان کی والدہ پاک مریم کو بند کمرے میں بے موسم کے پھل عطا کیے ان کو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت تازہ کھجوریں اور پانی کا چشمہ عطا کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی بڑے ہو کر ان کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کروایا، کوڑھی کو ٹھیک کر دیا، مادر زاد اندھوں کو آنکھیں دلوا دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ کو گلزار بنایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے آبِ زمزم نکالا۔ حضرت یونسؑ کی مچھلی کے پیٹ میں حفاظت کی۔ زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا ہونے کی خوشخبری سنائی حضرت موسیٰؑ کے عصا کو اژدھا بنایا۔ اژدہے سے پھر عصا بنایا اور ان کو بحر قلزم سے راستے دیئے۔ حضرت

داؤدؑ کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ وہ اس سے اوزار بناتے۔ حضرت سلیمانؑ کے تخت کو ہوا میں اڑایا۔ حضرت صالحؑ کی قوم کے لئے پہاڑ سے اونٹنی کو نکالا اور اس نے باہر آ کر بچہ جنا۔ اصحاب کہف کو ۳۰۹ سال سلایا اور زندہ رکھا۔ عزیزؑ کو ۱۰۰ سال تک سلایا اور ان کے کھانے کو گرم رکھا۔ سید دو عالم حضور اکرم ﷺ کی غار ثور میں حفاظت کی۔ ان کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کیے۔ اپنی قدرت سے سات آسمانوں کے اوپر بلا کر اپنے سامنے بٹھا کر معراج کروایا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی ۳۱۳ کی تعداد کو اپنے سے تین گنا پر غالب کیا۔ اصل کرنے والی ذات وہی ہے۔ زندہ سے مردہ پیدا کر دے جیسے مرغی سے انڈا اور مردے سے زندہ پیدا کر دے انڈے سے مرغی، وہ عجیب ہے بے مثال ہے۔

اصل طاقت اللہ کی طاقت ہے۔ کامیابی مال، ملک اور عہدے میں نہیں ہے۔ زندگی کا بننا اور بگڑنا اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ ہی زندگی بناتے ہیں اور اللہ ہی زندگی بگاڑتے ہیں۔ آگ میں حضرت ابراہیمؑ کی زندگی بنا دی۔ نمرود بادشاہ کو تخت پر بٹھا کر اس کی زندگی بگاڑ دی۔ حضرت موسیٰؑ اور ان کی بغیر اسباب کے میدان تیہ میں زندگی بنا دی۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کھانے کو من وسلویٰ عطا کیا۔ سائے کے لئے بادل قائم کر دیئے پینے کے لئے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے۔ حضرت یوسفؑ کو جیل میں رکھ کر زندگی بنادی۔ مصر کی حکومت عطا کی۔ اس کے مقابلے میں نافرمانی کرنے والوں کو ناکام کیا۔ فرعون' قارون اور ہامان کو حکومت مال اور عہدہ دے کر زندگی بگاڑ دی۔ قوم نوحؑ کو اکثریت میں ناکام کیا۔ قوم عاد کو باوجود طاقت اور قوت کے ناکام کیا۔ قوم ثمود اپنی لاجواب انجینئرنگ کے ساتھ ناکام ہوئے۔ قوم سبا کی زبردست نظام زراعت ہوتے ہوئے زندگی بگڑی قوم شعیبؑ اپنی تجارت میں زندگی بگاڑ بیٹھے۔ قوم لوطؑ کی اللہ تعالیٰ نے ان کے برے عملوں پر زندگی اجاڑ دی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی کچے جھونپڑوں میں زندگی بنادی گویا کہ انسان کی زندگی کا بگڑنا اور بننا باہر کی ظاہری چیزوں میں نہیں ہے بلکہ اس کے اندر کے یقین اور جسم سے نکلنے والے اعمال پر ہے۔

محمد الرسول اللہ ﷺ کا مقصد ہے کہ جس طرح ہم نے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا ہے' اس طرح ہمیں یقین ہو جائے کہ ہماری پوری کامیابی رسول اللہ ﷺ کے پورے طریقوں پر چلنے میں ہے۔ غیروں کے طریقوں پر چلنے میں سو فیصد ناکامی ہے۔ تمام راستے سوائے نبی کریم ﷺ کے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

راستے کے تباہی وبربادی کی طرف جاتے ہیں۔ اللہ پاک کا فرمان ہے کہ :

اے محمد ﷺ ! کہہ دیجئے اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ پاک تم سے محبت کرلے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے سارے امتی جنت میں داخل ہوں گے۔ مگر جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! انکار سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

ایک دفعہ رسول ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

کلمہ کے فضائل

کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ تمام اذکار سے افضل ترین ذکر ہے' اس کے بے انتہا فضائل ہیں۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے قول کا مفہوم ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کی گواہی دینا جنت کی کنجیاں ہیں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کلمہ کے اخلاص کی علامت کیا ہے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے حرام کاموں سے روک دے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کونسا شخص ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا کہ جو دل کے خلوص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہے۔

۴۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ جل جلالہٗ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں ارشاد خداوندی ہوا کہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہا کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں

زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کو رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا۔

۵۔ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچتا رہے۔

۶۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو۔ یعنی تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایمان کی تجدید کس طرح کریں۔ ارشاد فرمایا لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔

۷۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔

۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ دل سے حق سمجھ کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مر جائے مگر وہ جہنم پر حرام ہو جائے وہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ ہے۔

۹۔ نبی اکرم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت

بھی دن میں یا رات میں لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہتا ہے، تو اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۱۰۔ جناب رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پر نہ قبروں میں وحشت ہے نہ میدان حشر میں اس وقت گویا وہ منظر میرے سامنے ہے کہ جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے اٹھیں گے اور کہیں گے کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے رنج و غم دور کر دیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ والوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہو گی نہ قبر کے وقت۔

۱۱۔ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ محمد الرسول اللہ کی پکے دل سے شہادت دیتا ہو۔ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

۱۲۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ عمل کے لئے اللہ کے یہاں پہنچنے کے لئے درمیان میں حجاب ہوتا ہے۔ مگر لاَ

اِلٰہَ اِلاَّ اللہ اور باپ کی دعا بیٹے کے لئے ان دونوں کے لئے کوئی حجاب نہیں۔

۱۳۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کچھ مقصود نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہو گی۔

۱۴۔ سید البشر رحمت دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ سے نہ کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

۱۵۔ رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھے گا حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کو چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔

کلمہ کا یقین کیسے آئے گا۔ اس کلمہ کے یقین کو حاصل کرنے کے لئے۔

۱۔ بار بار اس کلمہ کے یقین کو بولنا۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

٢۔ باربار اس کو سننا اسی کو سوچنا۔

٣۔ اسی نگاہ سے دیکھنا اور اللہ ہی سے مانگنا۔

٤۔ اپنی دعا کی قوت کو بڑھانا۔

٥۔ اپنی ذات سے ان کو کرنا' دوسروں کو کلمہ کے یقین کے فضائل سنا سنا کر اس کی محنت کے لئے تیار کرنا۔ یعنی ایک طرف تو اللہ کی بڑائی' ربوبیت اور قدرت بیان کرنا' دوسرا جس چیز کی مجمع میں یا انفرادی دعوت دی ہے۔ رو رو کر اللہ سے دعا بھی مانگنا ہے۔

دوسرا نمبر نماز

نماز کا مقصد ہے کہ چوبیس گھنٹہ کی زندگی صفت صلوٰۃ پر آجائے جیسے کلمہ کا مقصد ہے کہ باہر کی زندگی ٹھیک ہو جائے نماز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ سر سے پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے آپ کو استعمال کرنا۔ آنکھوں کا کانوں کا' ہاتھوں کا' پیروں کا اور زبان کا استعمال صحیح ہو جائے' دھیان صحیح ہو۔ اللہ کا ڈر' خوف اور عاجزی والی نماز ہو فضائل کے استحضار کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے جذبے سے اور نفس کے مجاہدے

کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر ضرورت پوری کریں گے۔ قیام' رکوع' سجدے اور قعدہ میں دھیان جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ نماز فرشتوں کی عبادات کا مجموعہ ہے۔ فرشتے کوئی قیام میں ہیں' کوئی رکوع میں' کوئی سجدہ میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہیں۔

نماز کو نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ نماز میں خشوع و خضوع پیدا کیا جائے۔ نماز کے اوقات' شرائط' ارکان اور آداب کی پوری حفاظت کی جائے' نماز مسائل سیکھ کر پڑھی جائے اور فضائل کو ذہن میں رکھا جائے۔ ہر نماز کو پہلی نماز سے بہتر اور زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھا جائے۔

فضائلِ نماز

اللہ جل شانہ' نے فرمایا ہے کہ بے شک کامیاب ہو گئے ہیں وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔ احادیث مبارک میں نماز کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔

١۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہو گا وہ نماز ہے۔ بس اگر نماز پوری

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے نکلیں گے' اور اگر یہ بے کار نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی ہے اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

نماز جنت کی کنجی ہے

نماز دین کا ستون ہے

نماز مومن کا نور ہے

نماز دل کا نور ہے

نماز افضل جہاد ہے

نماز ہر متقی کی قربانی ہے

نماز اسلام کی علامت ہے

نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے

آدمی کے اور شر کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔ سب سے افضل عمل اول وقت نماز پڑھنا ہے۔ افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے۔ اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں۔ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں ہے۔ جب

آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ اور اس نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں۔ جب تک وہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

۳۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۴۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور گہرا ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ' نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۶۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاق کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولی فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا' دوسرا النفاق سے بری ہونے کا۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہو گی۔ اور نجات کا سبب بنے گی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہو گا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہو گی۔ اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اس کا حشر فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

۸۔ ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنادی۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ کے قول کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہو گئی تو یہ ایسے ہے جیسے اس سے

اس کے گھر والے مال و دولت سب کچھ چھن گیا۔

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ' اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں' وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو' وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوں سب معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

نماز کا حکم اسلام میں بہت مہتم بالشان عمل ہے۔ مسلمان کی پہچان ہے۔ اس کو خوب خشوع خضوع سے ادا کیا جائے باجماعت نماز کی پابندی کی جائے۔ انفرادی اوقات میں نوافل میں لمبی لمبی رکعتیں پڑھی جائیں' دوسروں کو نماز کی دعوت دی جائے کہ کوئی بھی بالغ مرد عورت معاشرے میں بے نمازی نہ رہے۔ اور اللہ سے مقبولیت کی دعا کی جائے۔ نماز کے لئے علم اور دھیان بہت ضروری ہے۔

تیسرا نمبر علم وذکر

علم کے معنی ہی جاننا ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ حال کا امر پہچاننا آجائے یعنی میرے اللہ اس حال میں مجھ سے کیا چاہتے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ہیں۔ علم کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ ہم دین کا علم اتنا سیکھیں کہ ہر کام کو اللہ کے حکم کے مطابق اور نبی کریم ﷺ کے سنت طریقہ کے مطابق کر سکیں۔ حقوق و فرائض پہچان سکیں' جائز ناجائز اور حرام حلال کی تمیز کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے کہ وہ کبھی مقام و مرتبہ کے لحاظ سے برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ دین کے علم حاصل کرنے کی فضیلتیں لا محدود ہیں۔

فضائلِ علم

۱۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ فرشتے اس کے پاؤں کے نیچے پَر بچھاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ ایک حدیث میں آیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ علم صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔

اس کی طلب و تلاش عبادت ہے۔

اس کا یاد کرنا تسبیح ہے۔

اس کا پڑھنا صدقہ ہے۔

اس کی تحقیق میں بحث کرنا جہاد ہے۔

اس کا اہل پر خرچ کرنا قرب الی اللہ ہے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

یہ جنت کے راستوں کا نشان ہے۔

سفر کا ساتھی اور تنہائی میں ایک محدث ہے۔

یہ خوشی اور رنج میں دلیل ہے۔

یہ دشمنوں پر تلوار ہے۔

اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے۔

اس سے حلال حرام کی پہچان ہوتی ہے۔

علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔

سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے۔

اور بدبخت اس سے محروم ہوتے ہیں۔

یہ دلوں کی روشنی آنکھوں کا نور ہے۔

علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء کرام) کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے۔ فرشتے ان سے دوستی کی رغبت کرتے ہیں اور اپنے پروں کو برکت اور محبت کے طور پر ان پر ملتے ہیں۔ ہر تر اور خشک چیز ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں' جنگل کے درندے اور چوپائے تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ سرور کونین کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک دین کا عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے مطلب یہ ہے کہ جاہل آدمی کتنا ہی عابد ہو شیطان کو اس پر قابو پالینا آسان ہے مگر عالم پر قبضہ کرنا مشکل ہے۔

۴۔ عالم کی فضیلت جاہل عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی تاروں پر۔ انبیاء علیہم السلام اپنے ورثہ میں روپیہ پیسہ نہیں چھوڑا کرتے بلکہ ان کا ورثہ تو علم ہوا کرتا ہے جس نے علم حاصل کر لیا وہ بہت بڑے حصہ کا مالک ہو گیا۔ (ابو داؤد)

۵۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

۶۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔

۷۔ ایک روایت کا مفہوم ہے کہ طالب علم اگر اپنی سعی میں کامیاب ہو گیا اور علم حاصل کر لیا تو دوہرا اجر ملتا ہے ورنہ ایک اجر تو اس کا کہیں گیا ہی نہیں۔ (طبرانی)

۸۔ جو شخص صبح مسجد میں گیا اور اس کی غرض صرف یہ

تھی کہ کسی نیک بات کو سیکھے یا سکھائے تو اس کو کامل حج کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

۹۔ ایک شخص سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں ایک سرخ رنگ کے بچھونے پر تشریف فرما تھے۔ اس نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ علم حاصل کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا طالب علم کو مبارک ہو طالب علم کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اس کی زیارت کے لئے ملائکہ اس قدر جمع ہوتے ہیں کہ اوپر تلے جمع ہوتے ہوتے آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (طبرانی)

۱۰۔ کسی اچھے کام کی ہدایت کرنے والے کو اس کام پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملتا ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد مسلمان کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن چند چیزوں کا اجر جاری رہتا ہے۔ ان میں سے ایک علم ہے جس کو سیکھا اور دوسروں کو سکھا کر اس کو پھیلایا۔

علم دو طرح کا ہے۔ مسائل کا اور فضائل کا مسائل سے عمل کی شکل بنتی ہے اور فضائل سے اس کے اندر روح پیدا ہوتی ہے۔ مسائل تو علماء کرام اور مفتی حضرات کی خدمت میں جا کر معلوم کیے جائیں۔ دوسروں میں علم کا شوق پیدا کیا جائے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

فضائل سنائے جائیں خود تعلیم کے حلقوں میں بیٹھا جائے۔ فضائل کی تعلیم باقاعدگی سے مسجدوں اور گھروں میں کی جائے اللہ سے رو کر علم نافع مانگا جائے علم کے ساتھ ساتھ ذکر ضروری ہے تاکہ ہمارے دلوں میں خشوع اور نرمی پیدا ہو۔

ذکر کا مقصد

ذکر کا مقصد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کا دھیان نصیب ہو جائے۔ حال کا امر معلوم کر کے اللہ کے دھیان کے ساتھ اپنے آپ کو اس عمل میں لگا دینا یہ ذکر ہے۔ قران مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیابی پا سکو۔ دوسری جگہ ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل قرآن و حدیث میں بیشمار بیان ہوئے ہیں۔

فضائلِ ذکر

۱۔ فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس میں سے ایک ذکر کرنے والوں کے لئے۔ ذاکرین اس میں سے مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

۲۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے

اور جو نہیں کرتا' ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

۳۔ ذکر اللہ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ یہ نوبت آجاتی ہے کہ ہر چیز میں حق تعالیٰ شانہٗ اس کی جائے پناہ اور ماویٰ و ملجا بن جاتے ہیں۔

اللہ کا ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے۔

اللہ کی خوشنودی اور قرب کا سبب ہے۔

بدن کو اور دل کو قوت بخشتا ہے۔

چہرہ اور دل کو منور کرتا ہے۔

اللہ کی مغفرت کا دروازہ کھولتا ہے۔

دلوں کو زنگ سے صاف کرتا ہے۔

لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔

سکینہ اور رحمت کے اترنے کا سبب ہے۔

ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں۔

یہ ایک درخت ہے جس پر معارف کے پھل لگتے ہیں۔

ذکر شکر کی اور اللہ سے دوستی کی جڑ ہے۔

ذکر سے جنت میں گھر اور محلات تعمیر ہوتے ہیں۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ بہت سے لوگ

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے حق تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

۵۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو۔ دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو' تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

۶۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے نجات دینے والا نہیں ہے۔

۷۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب کھاؤ۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔

۸۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو لوگ اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تاکہ

اللہ کی ذات کا دھیان نصیب ہو۔ خصوصاً صبح شام اور دوپہر کی پابندی کریں۔ کم از کم تین مندرجہ ذیل تسبیح صبح شام اہتمام سے کریں۔

(۱) تیسرا کلمہ (۲) درود شریف (۳) استغفار ان تینوں اذکار کی بہت فضیلت آئی ہے۔

(۱) تیسرا کلمہ

آپ ﷺ کے ایک قول کے مفہوم کے مطابق سبحان اللہ کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔

اللہ اکبر کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔

ایک دفعہ حضور ﷺ نے حضرت ام ہانیؓ سے فرمایا کہ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو غلام عرب آزاد کئے۔ الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لئے دے دیئے اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ ایسا ہے گویا تم نے سو اونٹ قربانی ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب تمام آسمان زمین کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

www.islamicbooklibrary.wordpress.com

ایسے ہی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کی بہت فضیلت ہے یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جنت کا ایک پودا ہے۔ اور یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ اسی طرح سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْم اللہ کے محبوب کلمے ہیں۔ زبان پر ہلکے ترازوں میں وزنی اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ سو مرتبہ پڑھنے پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۲) درود شریف

حضور پر نور سرور کائنات فخر موجودات کے احسانات کو سامنے رکھ کر کثرت سے درود پڑھا جائے کم از کم سو سو دفعہ صبح شام جو شخص ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔ دس خطائیں معاف کرتے ہیں، دس درجے بلند کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

حضور ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اسی ۸۰ دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۳) استغفار

انسان اپنے گناہوں کو سامنے رکھ کر خوب دھیان کے ساتھ اللہ سے توبہ اور معافی مانگے۔ خود اللہ پاک اپنے قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مومنو! اللہ کے آگے خوب سچی پکی توبہ کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم زیادہ سے زیادہ اللہ کے سامنے استغفار کیا کرو اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا! قسم ہے اس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرلو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو خطائیں کریں اور پھر اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کے گناہ معاف کر دے۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔

ان تسبیحات کے ساتھ دن رات کی اور صبح شام کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کیا جائے اور قرآن مجید و فرقان حمید کی باقاعدگی سے تلاوت کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔ اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت اور فوقیت حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ہوتا ہے۔

قابل رشک دو ہی شخص ہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز اس مال کو خرچ کرتا رہتا ہے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ۔ اور ایسے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے جاؤ اور بہشت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ۔ اور ایسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہیں جہاں آخری آیت پر پہنچو۔

اس تیسرے نمبر یعنی علم وذکر کی دوسروں کو ترغیب دی جائے ان کے فضائل سنائے جائیں خود بھی اہتمام کریں، دعا کی قوت کو بھی بڑھائیں اور دعا سے مسئلے حل کرائے جائیں۔ دعائیں مانگی جائیں کہ اے اللہ مجھے علم وذکر کی حقیقت نصیب فرما۔

چوتھا نمبر اکرام مسلم

اس کا مقصد ہے کہ ہر مسلمان کا بحضور ﷺ کا امتی ہونے کے اکرام کرنا۔ دل سے عزت واحترام کرنا۔ حقوق سے بڑھ کر دوسروں کے حقوق ادا کرنا۔ مسلمان کی قیمت دل میں ہو بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت اور علمائے کرام کی قدر ہمارے دل میں ہو۔ ہمارے ذمے جتنے حقوق ہیں ادا کریں اپنی خامیاں دیکھیں۔ دوسروں کی خوبیاں دیکھیں۔ اللہ راضی ہوتے ہیں کلمہ اور نماز سے اللہ کے بندے راضی ہوتے ہیں احسان اور اخلاق سے۔

دوسروں کے ساتھ عدل اور انصاف کیا جائے اولین اور آخرین کے بہترین اخلاق یہ ہیں۔

۱۔ جو تجھ سے ناتا توڑ لے تو اس سے ناتا جوڑ۔

۲۔ جو تجھے اپنی عطا سے محروم کر لے تو اسے عطا کر۔

۳۔ جو تیرے اوپر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔

اللہ رب العزت کلام پاک میں فرماتے ہیں کہ اپنے بازوؤں کو ایمان والوں کے لئے جھکاؤ۔ حسن خلق ایک بہترین نیکی ہے بہترین وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ قیامت کے دن نامہ اعمال کے ترازو میں حسن خلق سب سے وزنی ہوگا۔ سب سے زیادہ کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔ ان کو دن کے روزے رکھنے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ فرمایا قیامت کے دن میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا۔

حضرت ابوذرؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو۔ اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہ کر سکے تو کم از کم اپنے ڈول سے پانی ہی ڈول دیا کرے۔ اپنے مسلمان

بھائی سے مسکرا کر گفتگو کر لینا یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سے مسلمان افضل ہیں۔ فرمایا جن کے ہاتھ اور زبان کی ایذا سے لوگ محفوظ رہیں۔

اکرام مسلم کے فضائل

۱۔ جو شخص کسی مسلمان کے کام میں کوشش کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں سعی کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

۲۔ جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چلا اور اس کے معاملے میں کوشش کی۔ یہاں تک کہ اس کا حق ثابت کر دیا۔ تو اللہ رب العزت ایسے بندے کو قیامت کے دن پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

۳۔ جو شخص کسی کی ایک ضرورت پوری کرے اللہ تعالیٰ اس کی تہتر ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ ایک دنیا کے لئے کافی ہو جائے گی۔ باقی بہتر جنت میں درجات بلند کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔

۴۔ حضرت ابن عباسؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ مسجد نبوی ﷺ

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کے اعتکاف سے اٹھ کر ایک شخص کے کام کی سفارش کے لئے چل پڑے اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے۔ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں اس قبر والے ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کام کے لئے چلے اور اس کام میں کامیاب ہو جائے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں۔ جن کی مسافت آسمان زمین کی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندے کے کام میں لگا رہتا ہے۔ جب تک یہ بندہ کسی دوسرے مسلمان کے کام میں لگا رہتا ہے۔

۶۔ نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

۷۔ محسن انسانیت' آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کا مبارک

ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوش کرتا ہے اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی نہیں فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتا ہے۔

۸۔ سرورِ کونین کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں مسلمان کی مدد نہ کرے کہ اس کی آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد سے ایسے وقت اعراض فرماتے ہیں جبکہ وہ مدد کا محتاج ہو۔

۹۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کی ایک ضرورت پوری کر دوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ تکیہ میرے لئے رکھ دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا اے سلمانؓ! جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ میزبان

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اس کے اکرام کے لئے تکیہ رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۱۔ سید البشر آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔

سلام کا جواب دینا۔

مریض کی بیمار پرسی کرنا۔

جنازہ کے ساتھ جانا۔

کھانے کی دعوت قبول کرنا۔

چھینکنے والے کا جواب دینا۔

۱۳۔ ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں

ہے۔

۱۴۔ نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف سمجھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے۔ (نہ کہ مسلمان' وہ تین شخص یہ ہیں) ایک بوڑھا مسلمان۔ دوسرے عالم تیسرا منصف حاکم۔

۱۵۔ اکرام مسلم اور ایثار و ہمدردی کی بے نظیر مثالیں صحابہ کرام کی زندگیوں میں بکثرت ملتی ہیں۔ جن کے چند نمونے یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

ایک صحابیؓ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھوک و پریشانی کی حالت کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ کے ارشاد پر ایک انصاری صحابیؓ اس کو اپنے گھر لے گئے۔ بیوی سے کہا یہ حضور ﷺ کے مہمان ہیں ان کے اکرام میں کوئی کسر باقی نہ رکھنا۔ بیوی نے عرض کیا کہ تھوڑا سا بچوں کے کھانے کے علاوہ گھر میں کچھ نہیں۔ صحابیؓ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو۔ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دو اور بہانے سے چراغ بجھا دینا۔ ہم ساتھ بیٹھے اندھیرے میں ویسے ہی منہ چلاتے رہیں گے اور مہمان کا پیٹ بھر جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا دونوں میاں بیوی اور

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

بچوں نے فاقہ سے رات گزاری جس پر قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ: اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔

یرموک کی لڑائی میں ایک صحابی پانی کا مشکیزہ لے کر اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلے کہ اگر وہ پیاسے ہوں تو ان کو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایک جگہ زخمی پڑے ہوئے ملے۔ ان کو پانی پیش کیا۔ اتنے میں قریب پڑے ہوئے دوسرے صحابیؓ جن کا نام ہشام تھا نے پانی مانگا۔ ان کے چچازاد بھائی نے اشارہ کیا کہ پہلے پانی ان کو پلاؤ۔ میں ان کے پاس پہنچا تو قریب ہی ایک تیسرے صحابیؓ زخمی حالت میں دم توڑ رہے تھے۔ آہ کی 'ہشامؓ نے تیسرے زخمی کو پہلے پانی پلانے کا اشارہ کیا۔ صحابیؓ فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے کے پاس پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا۔ جلدی میں واپس ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ قربان جائیں ان ہستیوں پر کہ جان کنی کے وقت بھی جبکہ ہوش و حواس سب ہی جواب دے دیتے ہیں اکرام اور ایثار کا پہلو ہاتھ سے نہ چھوٹنے پایا۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کو ایک شخص نے بکری

کی سری گوشت کے طور پر ہدیہ میں دے دی۔ انہوں نے کسی دوسرے شخص کی غربت کا خیال کرتے ہوئے آگے بھیج دی۔ ان کو ایک تیسرے صاحب کے متعلق یہی خیال پیدا ہوا تو سری ان کو بھیج دی۔ خدا کی شان انہوں نے آگے بھیج دی۔ غرضیکہ اسی طرح سات گھروں کا چکر لگا کر پھر بکری کی سری دوبارہ سب سے پہلے بھیجنے والے صحابی کے گھر لوٹ آئی۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے ان ہستیوں کو زیادہ سے زیادہ نوازے کہ سخت ضرورت مند ہونے کے باوجود کیسے یہ حضرات دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے تھے۔

اکرام مسلم والی صفت ہمارے اندر اور سارے عالم کے مسلمانوں کے اندر پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے رسول اکرم ﷺ اور صحابہؓ والے اخلاق' ہمدردی اور ایثار کے واقعات سنائے جائیں۔ خود اس کی مشق کی جائے۔ بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت اور علماء کرام کی قدر کی جائے' اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا مانگی جائے۔

پانچوں نمبر: تصحیح نیت

اس کا مقصد ہے کہ ہم ہر عمل کو خالص اللہ پاک کی رضا

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کے جذبہ سے کرنے والے بن جائیں ریا' دکھاوا' شہرت بالکل نہ ہو۔ کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو۔ کسی نے ایک نوجوان کو عجیب نصیحت کی ہے کہ۔

"اے لڑکے! اپنی کشتی کو مضبوط پکڑ لے کہ سمندر بہت گہرا ہے۔ توشہ ساتھ لے لے کہ سفر بڑا لمبا ہے۔ اپنی کمر کو خوب کس لے کہ راستہ بڑا کٹھن ہے۔ نیت کو ٹھیک کر لے کہ دیکھنے والا بڑا باریک بین ہے"۔

اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کا قرآن مجید میں بھی حکم موجود ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ بس عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس حال میں کہ تیری بندگی خاص اسی کے لئے ہو"۔ (سورۂ زمر)

لہٰذا یہ ضروری کہ مسلمان اور خصوصاً مبلغین حضرات اپنی ہر عبادت' ہر تقریر و تحریر اور بیانوں کو خلوص و اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی دینی و دنیوی ثمرات کے اعتبار سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ بغیر اخلاص کے نہ دنیا میں اس کا کوئی اثر ہے اور نہ آخرت میں کوئی اجر ہے۔

تصحیح نیت کے فضائل

۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ حق تعالیٰ شانہ'

تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

۲۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اخلاص دوسری جگہ فرمایا خوشحالی ہو اخلاص والوں کے لئے وہ ہدایت کے چراغ ہیں۔ اللہ ان کے ذریعہ سے بڑے بڑے فتنوں کو دور کر دیتے ہیں۔

۳۔ حضرت معاذؓ کو جب نبی کریم ﷺ نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا' تو انہوں نے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

۴۔ حق سبحانہ' و تقدس کا ارشاد ہے کہ میں سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہوں (یعنی دنیا کے شرکاء شرکت کے محتاج اور شرکت پر راضی ہوتے ہیں اور میں خلاق علی الاطلاق ہوں بے پرواہ ہوں۔ عبادت میں غیر کی شرکت سے بیزار ہوں جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

کرلے میں اس کو اس کے شریک کے حوالہ کر دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اس سے بری ہو جاتا ہوں۔

۵۔ قیامت کے دن میدان حشر میں ایک منادی باآواز بلند کہے گا کہ جس شخص نے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا ہو وہ اس کا ثواب اور بدلہ اسی سے مانگے۔ اللہ تعالیٰ سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہے۔

۶۔ تمام عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن اگر دنیا یا اور چیز کے لالچ میں ہجرت کرتا ہے تو جس غرض کے لئے ہجرت کرتا ہے وہ اسی غرض کے لئے شمار کی جاتی ہے۔

(بخاری و مسلم)

۷۔ غزوۂ تبوک میں جو لوگ بیماری کے باعث شریک نہیں ہوئے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہر گھاٹی میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ کیونکہ ان کی نیت جہاد کی تھی۔ اگرچہ

وہ کسی عذر کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ (بخاری)

۸۔ کسی نے نیکی کی نیت کی لیکن اس کی نیکی کا وقوع نہیں ہوا تب بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

۹۔ ایک شخص کے پاس مال بھی ہے اور علم بھی۔ یہ اچھے کام کرتا ہے اور غرباء کا حق سمجھتا ہے تو قیامت میں یہ اعلیٰ منازل پر ہوگا۔ ایک دوسرے شخص کے پاس مال اور علم تو نہیں ہے لیکن اس کی نیت ضرور ہے کہ اگر میرے پاس مال اور علم ہوتا تو بھی یہی کام کرتا جو فلاں شخص کر رہا ہے قیامت کے دن ان دونوں کو برابر کا اجر ملے گا۔ (ترمذی)

۱۰۔ ایک شخص نے بستر پر لیٹتے وقت یہ نیت کی کہ رات کو تہجد کی نماز پڑھوں گا مگر رات کو آنکھ نہیں کھلی، یہاں تک کہ صبح ہوگئی تب بھی تہجد کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے پر احسان کے طور پر رہا۔ (نسائی)

۱۱۔ مدنی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص ریاکاری سے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

۱۲۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا اول ویلہ میں فیصلہ سنایا جائے گا ان میں ایک شہید دوسرا عالم اور تیسرا مال دار ہو گا۔ ان کو بلا کر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا جو ان پر کی گئیں اظہار فرمائیں گے، وہ اقرار کریں گے۔ اس کے بعد ان سے سوال ہو گا کہ ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ شہید عرض کرے گا کہ تیری رضا کے لئے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ عالم عرض کرے گا کہ علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن حاصل کیا۔ مال دار عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس پر تیری رضا کے سبب میں نے خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد خداوندی ہو گا یہ سب جھوٹ ہے تم لوگوں نے اپنی شہرت کے لئے سارا کچھ کیا۔ اس کے بعد ان کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔

لٰہذا بہت ہی اہم اور ضروری ہے کہ انسان اپنے تمام کاموں اور ساری کارگزاری میں اللہ کی رضا اس کے دین کی اشاعت نبی کریم ﷺ کی سنت کا اتباع مقصود رکھے۔ شہرت،

عزت، تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دے۔ اگر خیال آبھی جائے تو لاحول و استغفار سے اس کی اصلاح کر لی جائے اللہ رب العزت سے اخلاص حاصل ہونے کی خوب دعائیں مانگی جائیں۔ ہر عمل سے پہلے اور ہر عمل کے دوران نیت درست کی جائے۔ عمل کی تکمیل پر اپنی نیت کو ناقص قرار دے کر استغفار کی جائے اور رو رو کر مانگا جائے۔

چھٹا نمبر: دعوت و تبلیغ

اس کا مقصد ہے کہ ہم دین کو سیکھتے ہوئے، اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں پر اس کی محنت کریں۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل پوری امت کو دعوت والا کام ملا ہے۔ اس کے لئے نبیوں والی طرز پر ہم اپنی جان، مال اور وقت کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلیں اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلائیں تاکہ پورا دین پوری دنیا میں پھیلے اور زندہ ہو۔ اللہ رب العزت خود کلام مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ اے محمد ﷺ! لوگوں کو سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے۔

۲۔ اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے یہ ہے میرا راستہ بلاتا ہوں اللہ کی

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

طرف حکمت 'بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جس نے میری اتباع کی۔

۳۔ اے محمد ﷺ! اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہئے۔ اور خود بھی اس پر پابند رہئے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

۴۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

۵۔ بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر' اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر کہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۶۔ تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کے (نفع رسانی) کے لئے نکالے گئے ہو۔ تم لوگ نیک کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسا ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو

کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

۷۔ عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ صدقہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کرے گا اس کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

۸۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیک بات سکھلاتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

تبلیغ و دعوت کے فضائل

۱۔ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۲۔ سید الکونین ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک ہی شخص پر اللہ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

۳۔ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اگر تیری وجہ سے ایک شخص کو اللہ پاک ہدایت کردے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۴۔ اللہ کے راستہ میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ روپے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ بدنی عبادات کا ثواب ایک سبحان اللہ کہنے پر یا نماز پڑھنے پر انچاس کروڑ کا اجر ملتا ہے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کی دعا کا مفہوم ہے کہ خوش رہے، سرسبز و شاداب رہے، وہ شخص جو میری بات کو سنے، اس کو محفوظ کرے۔ اور من و عن اس کو دوسروں تک پہنچادے۔

۶۔ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی محنت کرے گا وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ اللہ کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اللہ کے رسول کا خلیفہ ہے۔ جو اللہ کے راستے میں نکلے گا اللہ اس کی دعائیں نبیوں کی طرح قبول کریں گے۔

۷۔ حضرت حسن بصریؒ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

اس نے جنت اپنے لئے لازم کرلی اور وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بنے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے۔ اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کردے تو اس کو بند کردے۔ اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کردے۔ اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے، اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے قسم کھاکر فرمایا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، اور ظالموں کو ظلم سے روکتے رہو اور حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔ ورنہ تمہارے قلوب بھی اس طرح خلط کردیئے جائیں گے جس طرح ان لوگوں کے کردیئے گئے اور تم پر بھی لعنت ہوگی جس طرح ان پر یعنی بنی اسرائیل پر لعنت ہوئی۔

۱۰۔ فرمایا اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے

پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے۔ تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

۱۲۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے وعدے کو سچا سمجھتا ہے۔ پھر جہاد کی نیت سے کوئی گھوڑا پالتا ہے تو قیامت میں اس گھوڑے کا چارہ اور پانی وغیرہ سب ترازو میں ہوگا۔ دوسری جگہ پیشاب اور لید کا ذکر بھی آیا ہے۔ یعنی ان سب چیزوں کا وزن اس بندے کی نیکیوں کا وزنی کر دے گا۔

دعوت والی محنت تمام امت کی ذمہ داری ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو دو نسبتیں ملی ہیں نسبت نبوت اور نسبت ختم نبوت۔ ختم نبوت کے کام میں ہر امتی کے ذمہ ہے کہ نبی ﷺ والے کام کو اپنا کام اور مقصد بنائے۔

بقول کسی بزرگ کے!

دنیا ہمارا امتحان ہے

عبادت ہماری پہچان ہے

دعوت ہمارا کام ہے

لیکن افسوس کہ مسلمان آج اس بنیادی اور سرداری والے کام کو چھوڑ کر دنیا میں اپنا مقصد کھو رہے ہیں جس سے!

زمانے کی امامت سے غلامی میں آگرے

عزت کی چوٹیوں سے ذلت کے گڑھے میں آگرے

آج مسلمان کو اپنے دعوت والے کام کا احساس تک ختم ہوتا جا رہا ہے۔ موچی بن کر جوتا گانٹھنا کام سمجھ میں آتا ہے۔ درزی بن کر کپڑے سینا کام سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کا امتی بن کر دین پھیلانا کام سمجھ میں نہیں آرہا۔ بلکہ آج لوگ کہتے ہیں کہ گھر میں دین کی بات کی جائے تو بیوی بچے ناراض ہوتے ہیں۔ دکان پر بات کی جائے تو گاہک ناراض ہوتے ہیں۔ دفتر میں دین کی بات کی جائے تو افسر ناراض ہوتے ہیں۔ دوستوں میں دین کی بات کی جائے تو کنڈیشن خراب ہوتی ہے۔ شادی بیاہ میں دین کی بات کی جائے تو برادری ناراض ہوتی ہے۔ اب بتایئے جو دین دب جائے گھر میں بیوی بچوں کے نیچے۔ جو دین دب جائے

www.islamicbookslibrary.wordpress.com

دوکان میں گاہکوں کے نیچے۔ جو دین دب جائے دفتر میں افسروں کے نیچے۔ جو دین دب جائے شادی بیاہ میں برادری کے نیچے۔ جو دین دب جائے دوست احباب میں کنڈیشن کے نیچے۔ بھلا وہ دین دنیا میں کیا عزت دلائے گا۔ آج مسلمان حقوق العباد کا نعرہ لگاتا ہے۔ حقوق العباد کے معنی ہیں بندوں کے حقوق۔ سب سے بڑے بندے رسول اکرم ﷺ ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ان کا حق ادا کرنا چاہئے۔ نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ یہ بندگی اللہ کی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا حق یہ ہے کہ ان کی دعوت والے کام میں شریک ہوا جائے۔ جیسے انہوں نے دین پھیلانے میں کوشش کی اور امت کا غم کھایا ایسے ہی آج ہر ہر امتی ان کے اس غم اور کام میں شریک ہو۔

امیر' غریب' حاکم' محکوم' افسر' ماتحت' بادشاہ' وزیر' عالم اور غیر عالم سب کی ذمہ داری دعوت کا کام ہے۔ بقول کسی عالم کے کہ پیاسا کنواں کے پاس آتا ہے۔ لوگ ہمارے پاس آئیں تو ہم انہیں دین سکھائیں۔ تو جواب دیا گیا کہ آپ کنواں کیوں بنتے ہیں۔ آپ بادل بن کر دنیا پر برسیں۔ داعی تو دریا کی طرح ہوتا ہے جو بغیر کسی معاوضہ کے دنیا کو پانی پہنچاتا ہے۔ داعی سورج کی طرح ہوتا ہے جو بغیر معاوضہ کے ایمان کی روشنی پہنچاتا ہے۔

داعی طبیب اور ڈاکٹر کی طرح قبر حشر کا ٹیکہ لگا کر روحانی علاج کرتا ہے۔ داعی روحانی ڈرائیور ہوتا ہے جو لوگوں کو دعوت کی گاڑی میں بٹھا کر جنت میں لے جاتا ہے۔ داعی پھلدار درخت کی طرح ہے کہ جو پتھر کھا کر بھی لوگوں کو پھل دیتا ہے۔ یعنی ایمان کے میٹھے بول عطا کرتا ہے۔ داعی ہدایت کی لائنیں بچھاتا ہے اس لئے ہر آدمی داعی بن کر نبی پاک ﷺ والے طرز پر دنیا میں دین پھیلانے کے لئے اپنے جان و مال کو جھونک دے۔ اس کے لئے ہجرت کرے' اور دعوت دیتا ہوا قریہ بہ قریہ' ملک بہ ملک' اقلیم بہ اقلیم پھرے اور دوسروں کو اس محنت کے سیکھنے کے لئے اوقات لگانے کی دعوت دے۔ اس کے لئے کوائف پورے والے حضرات ملکوں کا ارادہ کریں۔

زندگی میں تین چلے' سال میں چلہ' مہینے میں تین دن' ہفتہ میں دو گشت' شب جمعہ کی پابندی' روزانہ مسجد اور گھر میں تعلیم' روزانہ اڑھائی سے آٹھ گھنٹے فکر کرنا اور روزانہ اس کام کا مشورہ کرنا اس کام کے لئے کون کون تیار ہے۔

www.islamicbookslibrary.wordpress.com